روزنامہ
الفضل انٹرنیشنل
مدیر اعلیٰ: حافظ محمد ظفر اللہ عاجزؔ

جلد ۳۳ | اتوار ۲۶؍جولائی ۲۰۲۶ء | ۱۱؍صفر ۱۴۴۸ ہجری | ۲۶؍وفا ۱۴۰۵ ہجری شمسی | خصوصی اشاعت

جلسہ سالانہ میں شرکت کے روحانی فوائد و منافع

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: حتی الوسع تمام دوستوں کو محض للہ ربانی باتوں کے سننے کے لئے اور دُعا میں شریک ہونے کے لئے اس تاریخ پر آجانا چاہئے اور اس جلسہ میں ایسے حقائق اور معارف کے سنانے کا شغل رہے گا جو ایمان اور یقین اور معرفت کو ترقی دینے کے لئے ضروری ہیں۔ اور نیز ان دوستوں کے لئے خاص دعائیں اور خاص توجہ ہو گی اور حتی الوسع بدرگاہِ ارحم الراحمین کوشش کی جائے گی کہ خدائے تعالیٰ اپنی طرف ان کو کھینچے اور اپنے لئے قبول کرے اور پاک تبدیلی ان میں بخشے۔ اور ایک عارضی فائدہ ان جلسوں میں یہ بھی ہو گا کہ ہر یک نئے سال میں جس قدر نئے بھائی اس جماعت میں داخل ہوں گے وہ تاریخ مقررہ پر حاضر ہو کر اپنے پہلے بھائیوں کے منہ دیکھ لیں گے اور روشناسی ہو کر آپس میں رشتۂ تودّد و تعارف ترقی پذیر ہوتا رہے گا...اور اس روحانی جلسہ میں اور بھی کئی روحانی فوائد اور منافع ہوں گے جو انشاء اللہ القدیر وقتاً فوقتاً ظاہر ہوتے رہیں گے۔

(آسمانی فیصلہ اشتہار ۳۰؍دسمبر ۱۸۹۱ء، روحانی خزائن جلد ۴ صفحہ ۳۷۵-۳۷۶)

حضرت مسیح موعودؑ کی مقرر فرمودہ دس شرائط بیعت کی تشریح اور ان پر عمل کرنے کی تاکید

☆...اللہ تعالیٰ نے ہم پر احسان کرتے ہوئے ہمیں اِس زمانے میں پیدا کیا ہے جب آنحضرت ﷺ کے غلامِ صادق مسیح و مہدی کو اسلام کی تعلیم دنیا میں پھیلانے کے لیے بھیجا۔ اس آنے والے مسیح و مہدی نے اپنی بھرپور کوشش سے ایک ایسی جماعت تیار کرنی تھی جس کا ہر فرد کامل مؤحد اور شرک کے خاتمے کے لیے نہ صرف اپنی ذات میں کوشش کرے بلکہ دنیا کو بھی خدائے واحد کے جھنڈے تلے لانے کے لیے کوشاں رہے

☆...اگر ہم اپنے اندر پاک تبدیلی پیدا کرتے ہوئے، بیعت کا حق ادا کرتے ہوئے ان شرائطِ بیعت پر مکمل عمل کریں تو ہم نہ صرف اپنے اندر پاک معاشرہ پیدا کرنے والے ہوں گے بلکہ اسلام کے حقیقی پیغام کو دنیا میں پھیلانے والے، مسلمانوں اور غیر مسلموں بلکہ دہریوں اور اسلام مخالف لوگوں میں بھی ایسی تعلیم پھیلانے والے ہوں گے جو بہرحال ایک دن انہیں سوچنے پر مجبور کرے گی کہ احمدی ہی وہ لوگ ہیں جو دنیا میں خدا کی حکومت قائم کرنے کے ساتھ اعلیٰ اخلاقی قدریں بھی پیدا کرنا چاہتے ہیں

☆... آج کل دجالی طاقتیں اپنی پوری کوشش کر رہی ہیں کہ دنیا سے خدا کے نام کو مٹایا جائے، دنیا میں فساد پیدا کیا جائے۔ ایسے میں ہماری بہت بڑی ذمہ داری ہے کہ حقِ بیعت ادا کرتے ہوئے، جہاد کرتے ہوئے، خدا سے اس کا فضل مانگتے ہوئے، ان کی دجالی چالوں کو ناکام کرتے ہوئے اپنی پوری کوشش کریں

(حدیقۃ المہدی، ۲۶؍جولائی ۲۰۲۶ء، نمائندگان الفضل انٹرنیشنل) آج جلسہ سالانہ کا آخری دن ہے۔ حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج شام جلسہ سالانہ کے اختتامی اجلاس سے پُرمعارف خطاب فرمایا۔ اختتامی خطاب کے لیے حضور انور چار بج کر بارہ منٹ کے قریب نعرہ ہائے تکبیر کی گونج میں جلسہ گاہ میں رونق افروز ہوئے۔

اجلاس کی باقاعدہ کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ مولانا فیروز عالم صاحب کو سورۃ النور کی آیات ۵۲ تا ۵۷؍ کی تلاوت اور تفسیر صغیر سے اس کا اردو ترجمہ پیش کرنے کی سعادت ملی۔ اس کے بعد حضور انور کی اجازت سے محترم امیر صاحب یوکے نے جلسہ سالانہ کی مناسبت سے

شاہ چارلس سوم کا موصولہ خصوصی پیغام

پڑھ کر سنایا۔ شاہ چارلس سوم کے پیغام کا خلاصہ:

بادشاہ نے مجھے ہدایت فرمائی ہے کہ میں آپ کا شکریہ ادا کروں کہ آپ نے اپنے جلسہ سالانہ کے حوالے سے انہیں خط لکھا۔ یہ اجتماع ۲۴ سے ۲۶؍جولائی ۲۰۲۶ء تک حدیقۃ المہدی، اوکلینڈز فارم، آلٹن میں منعقد ہو رہا ہے۔

بادشاہ آپ کے اس جذبے کو بہت سراہتے ہیں کہ آپ نے انہیں یہ خط لکھنے کی زحمت کی۔ میں آپ کو یہ بتا سکتا ہوں کہ بادشاہ کو یہ جان کر خوشی ہوئی کہ اس سال جلسہ سالانہ کو ساٹھ سال مکمل ہو رہے ہیں، جس میں آپ کی جماعت کے افراد دنیا بھر سے ایک جگہ اکٹھا ہوتے ہیں۔

بادشاہ نے اس خواہش کا اظہار کیا ہے کہ جلسہ میں شریک ہونے والے تمام افراد تک ان کی جانب سے نیک تمنائیں اور دلی دعائیں پہنچا دیں۔

جلسہ سالانہ ۲۰۲۶ء کے موقع پر عالمی بیعت کی ایمان افروز تقریب

امسال اللہ تعالیٰ کے فضل سے ۱۳۲؍ممالک سے تقریباً ۶۷۰؍سے زائد قوموں کے ۲؍لاکھ ۶۷؍ہزار ۵۹۶؍سعید روحیں احمدیت یعنی حقیقی اسلام میں داخل ہوئیں


© AMA UK 2026

(حدیقۃ المہدی، نمائندگان الفضل انٹرنیشنل، ۲۶؍جولائی ۲۰۲۶ء) آج جلسہ سالانہ برطانیہ کے ایک اہم انٹرنیشنل پروگرام ’عالمی بیعت‘ کا انعقاد ہوا۔ اس مبارک تقریب کے لیے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ایک بج کر دس منٹ پر مردانہ جلسہ گاہ میں تشریف لائے اور سٹیج کے سامنے بیعت کے لیے تیار کی گئی کشادہ جگہ پر تشریف فرما ہوئے۔

عالمگیر بیعت کا بابرکت سلسلہ الٰہی نوشتوں کی روشنی میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے ۱۹۹۳ء میں شروع فرمایا تھا۔ اس خصوصی تقریب کے لیے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک بادامی رنگ کا کوٹ زیب تن کیا ہوا تھا۔

بیعت لینے سے پہلے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس سال جیسا کہ میں نے کل بتایا تھا ۲؍لاکھ ۶۷؍ہزار ۵۹۶

......باقی صفحہ 05 پر......

(یہ پیغام شاہی مراسلات کے سربراہ کی طرف سے موصول ہوا ہے)

اس کے بعد فرج عودہ صاحب نے حضرت مسیح موعودؑ کا عربی قصیدہ پیش کرنے کی سعادت حاصل کی جس کا آغاز درج ذیل شعر سے ہوا:

بِكَ الْحَوْلُ يَا قَيُّوْمُ يَا مَنْبَعَ الْهُدٰى
فَوَفِّقْ لِي أَنْ أُثْنِيَ عَلَيْهِ وَأَحْمَدَا

ان اشعار کا اردو ترجمہ مکرم میر انجم پرویز صاحب (مربی سلسلہ) نے پیش کیا۔

اس کے بعد مکرم مرتضٰی منان صاحب نے حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے منظوم کلام

ہر طرف فکر کو دوڑا کے تھکایا ہم نے
کوئی دیں دینِ محمدؐ سا نہ پایا ہم نے

میں سے چند اشعار خوش الحانی سے پڑھے۔

تعلیمی اعزازات کا اعلان

اس کے بعد مکرم نیشنل سیکرٹری صاحب تعلیم جماعت احمدیہ یوکے نے تعلیمی میدان میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے والے طلبہ کے نام پڑھ کر سنائے۔ محترم سیکرٹری صاحب تعلیم نے کہا کہ ۲۳۹؍ درخواستیں موصول ہوئیں۔ ۹۹؍ لجنہ کے لیے منظور ہوئیں اور ۶۰؍ مردوں کے ایوارڈ کے لیے معیاری قرار پائیں۔

جی سی ایس سی

ہاشم خان، افروز عطاء الہادی سدھو، نوید رحمان، ہاشم محمود، لمعات احمد مرزا، محمد ارحم، فارس احمد نسیم، عاطف خان، ارحم احمد مرزا، زیان نواز، وارث احمد، صہیب ملک، روحان مرزا، عابس ظفر، احمد جلیس، کرشن جبران ادریس، نبراس احمد سادات، ازلان عاصم سلیم، شایان سید جواد، ناصر احمد عودہ۔

اے لیول

نفیس عدنان، عطاوٴل خان، جاذب مرزا، سدید امین انجم، اذان سید شاہ، دانیال احمد علوی، کاشف معاذ خان، عمیر شیروانی، مسرور لطیف، جمشید ججہ، فارس ملک، ظافر احمد، صباحت امان احمد، حسن رحمان۔

ڈگریز اور پوسٹ گریجوایٹ

ابرار احمد، راجہ سہران احمد، زمریز علی شہزاد احمد، بلال احمد خان، سمیر احمد قریشی، عامر قمر الدین عباسی، عریس سعید، صبیح عبدل، رامش شہباز، ڈاکٹر عرفان جلیس محمد، سدید احمد عابد، دانیال احمد Plahay، جبران احمد راجہ، محمد مسعود، سجیل احمد، اسامہ مظفر، ابراہیم Kwaku Oppong، حاشر احمد رانا، زید احمد آصف، جلیس احمد، ڈاکٹر علی شہاب، ڈاکٹر آغا اسامہ حسن، ڈاکٹر عاقب احمد، ڈاکٹر فضل الرحمٰن۔

بیرون ملک طلبہ

ڈاکٹر سلمان مصطفٰی اور طبیب اللہ۔

اس کے بعد مکرم امیر صاحب یوکے نے

احمدیہ مسلم انعام برائے امن

کا اعلان فرمایا۔ ۲۰۲۶ء کے لیے تھائی لینڈ کے Sampop Jantraka اس انعام کے حقدار قرار پائے ہیں۔ انہیں یہ انعام شمالی تھائی لینڈ میں انسانی اسمگلنگ کے خطرات سے دوچار بچوں، خصوصاً بے وطن قبائلی بچیوں کے تحفظ کے لیے کاوشوں کے اعتراف میں دیا جا رہا ہے۔

چار بج کر سینتالیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز منبر پر تشریف لائے اور تمام حاضرین کو السلام علیکم ورحمۃ اللہ کا تحفہ عطا فرما کر جلسہ سالانہ برطانیہ ۲۰۲۶ء کے اختتامی خطاب کا آغاز فرمایا۔

خلاصہ اختتامی خطاب

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:

اللہ تعالیٰ نے ہم پر احسان کرتے ہوئے ہمیں اِس زمانے میں پیدا کیا ہے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلامِ صادق مسیح ومہدی کو اسلام کی تعلیم دنیا میں پھیلانے کے لیے بھیجا۔ اس آنے والے مسیح ومہدی نے اپنی بھرپور کوشش سے ایک ایسی جماعت تیار کرنی تھی جس کا ہر فرد کامل مؤحد اور شرک کے خاتمے کے لیے نہ صرف اپنی ذات میں کوشش کرے بلکہ دنیا کو بھی خدائے واحد کے جھنڈے تلے لانے کے لیے کوشاں رہے۔

پس حضرت مسیح موعودؑ نے اس مقصد کے لیے ایک پاک جماعت کا قیام فرمایا اور بعض شرائط پر جن کی تعداد دس ہے، اپنے ماننے والوں سے بیعت لی۔ یہی بیعت کے الفاظ ہم جماعت میں داخل ہوتے ہوئے دہراتے ہیں۔

آپؑ نے جو بیعت لی وہ ان باتوں پر لی کہ جب تک مَیں قبر میں داخل نہ ہو جاؤں شرک کے قریب بھی نہیں جاؤں گا۔ جھوٹ، زنا، بدنظری، فسق وفجور، ظلم، خیانت، فساد اور بغاوت سے بچوں گا نفسانی جوشوں کے وقت اُن کا مغلوب نہیں ہوں گا۔ روحانیت میں ترقی کے لیے پنجوقتہ نمازوں کا ہی پابند نہیں رہوں گا بلکہ نمازِ تہجد بھی ادا کرنے کی کوشش کروں گا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھی بھیجوں گا، روزانہ اپنے گناہوں کی معافی بھی مانگوں گا۔ اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد رکھوں گا، اس کی حمد کرتا رہوں گا۔ اللہ تعالیٰ کی مخلوق کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً نفسانی جوشوں سے کسی قسم کی تکلیف نہیں پہنچاؤں گا۔ بدرسومات، ہوا وہوس سے باز رہوں گا۔ تکبر سے بچوں گا، عاجزی، خوش خلقی، حلیمی اور مسکینی اختیار کروں گا اور دین کی عزت اور ہمدردیٔ اسلام کو اپنی جان مال عزت اور اپنی اولاد سے زیادہ عزیز سمجھوں گا۔ حضرت مسیح موعودؑ جو بھی فیصلہ کریں گے اس کو دل سے مانوں گا۔

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ

یہاں خلافت کی بھی کامل اطاعت ہے کیونکہ خلافت بھی اللہ تعالیٰ کے وعدوں کے مطابق حضرت مسیح موعودؑ کے کاموں کو ہی آگے بڑھانے کے لیے ہے۔

حضورِ انور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ یہ مضمون مَیں پہلے بھی بیان کر چکا ہوں اور یہ کتابی صورت میں شائع بھی ہو چکے ہیں لیکن اس مضمون کی اہمیت کے پیشِ نظر آج مَیں پھر اس حوالے سے کچھ بیان کروں گا۔

پہلی شرطِ بیعت میں شرک سے مجتنب رہنے کا ذکر ہے۔

اس حوالے سے حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ انسانی پیدائش کی اصل غرض اور مقصد یہی ہے کہ وہ خدا کے لیے ہو جائے... گناہ اگرچہ بہت ہیں اور ان کے بہت سے شعبے اور شاخیں ہیں... لیکن عظیم الشان گناہ... شرک ہے۔ جوں جوں بدقسمت انسان اس (شرک) میں مبتلا ہوتا ہے اسی قدر اپنے اصل مدعا سے دُور ہوتا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ گرتے گرتے ایک سِفلی جگہ پر جا گرتا ہے جہاں مصائب اور مشکلات اور ہر قسم کی مصیبتوں اور دکھوں کا گھر ہے جسے جہنم بھی کہتے ہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی جب بیعت لیا کرتے تو شرک سے بکلّی بچنے پر بیعت لیتے۔ پس ہمیں ہمیشہ اس بات کی کوشش کرنی چاہیے کہ ہم کبھی کوئی ایسی حرکت نہ کریں جو ہمیں ہمارے عہدِ بیعت سے ہٹانے والی ہو۔

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ ہر ایک قسم کے شرک سے پرہیز ہو، نہ سورج نہ چاند، نہ آسمان کے ستارے، نہ ہوا، نہ آگ، نہ پانی، نہ کوئی اور زمین کی چیز معبود ٹھہرائی جائے اور نہ دنیا کے اسباب کو ایسی عزت دی جائے اور ان پر ایسا بھروسہ کیا جائے کہ گویا وہ خدا کے شریک ہیں اور نہ اپنی ہمت اور کوشش کو کچھ سمجھا جائے کہ یہ بھی شرک کی قسموں میں سے ایک قسم ہے۔

شرک کی نفی میں سورۃ الاخلاص کی نسبت حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ یہ چھوٹی سی سورت ہے اور اس نے بڑی لطافت سے ہر قسم کے شرک سے انسان کو دُور کر دیا ہے اور اللہ تعالیٰ کی خوبصورتی کو منزّہ کر دیا ہے۔

جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرزند حضرت ابراہیم کی وفات ہوئی تو سورج کو گرہن لگا، لوگوں نے کہا حضرت ابراہیم کی وفات کی وجہ سے گرہن لگا ہے مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یقیناً سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کے نشانات میں سے ہیں، یہ دونوں کسی کی زندگی یا موت کی وجہ سے نہیں گہناتے۔

ایک جگہ آپؑ نے فرمایا کہ

شرک تین قسم کے ہیں اوّل یہ کہ عام طور پر بت پرستی ہو۔ دوسری قسم یہ ہے کہ اسباب پر حد سے زیادہ بھروسہ کیا جائے۔ تیسری قسم شرک کی یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کے وجود کے سامنے اپنے وجود کو بھی کوئی شئے سمجھنا۔

مادی ترقی کے زمانے میں شرک فی الاسباب بہت بڑھ گیا ہے۔

فرمایا لا الٰہ الا اللّٰہ یہ توحید کا کلمہ ہے اس کے معنی ہیں کہ خدا تعالیٰ کے سوا کوئی بھی عبادت اور سچی فرمانبرادی کے لائق نہیں۔
آنحضرت ﷺ اُن ہدایات کو خدا سے پا کر مخلوق کو پہنچانے والے ہیں اور جو کچھ اُدھر سے آتا ہے وہ اسی راہ سے آتا ہے۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ ہمیں ہمیشہ یہ کوشش کرنی چاہیے کہ ہر کام کرتے ہوئے، ہر لفظ بولتے ہوئے ہمیں ہمیشہ یہ خیال رہے کہ یہ لفظ ہمیں خدا سے دُور لے جانے والا اور شیطان کے قریب کرنے والا نہ ہو۔

اللہ تعالیٰ کا حضرت مسیح موعودؑ سے وعدہ ہے کہ وہ آپؑ کو فتوحات دے گا اور ضرور دے گا، مگر ہمیں بھی چاہیے کہ اگر ہم نے ان فتوحات کا حصّہ بننا ہے تو ہم خالص ہو کر اللہ تعالیٰ کی توحید کا اعلان کرنے والے بنیں۔

حضرت مصلح موعودؓ نے فرمایا:

اے احمدی قوم! خدا ہمارا رشتہ دار نہیں ہے شرک سے پرہیز کرو اور عبادت کرو تا خدا تمہارا نگہبان ہو جائے۔ دیکھو خدا نے نوحؑ کے بیٹے تک کی پرواہ نہیں کی۔ بلکہ ایسا کام کرو کہ احمدی ہونے کے لائق ثابت ہو جاؤ۔

حضرت لقمانؑ نے بھی اپنے بیٹے کو شرکِ خفی سے بچنے کی تلقین فرمائی۔ حضورِ انور نے مسلمانوں کی عملی حالت کا ذکر کیا اور فرمایا کہ یہ کلمہ لا الٰہ الا اللّٰہ تو پڑھتے ہیں مگر شرک کی مختلف حالتوں میں گرفتار ہیں۔

شرک کی ایک قسم جھوٹ کا استعمال ہے۔

آج لوگ سمجھتے ہیں کہ جھوٹ کے بِنا گزارہ نہیں۔ حضورِ انور نے حضرت مسیح موعودؑ کے مقدمہ ڈاک خانہ کا حوالہ دیا کہ حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا ہے کہ لوگ سمجھتے ہیں کہ سچ بول کر بچنا ممکن نہیں مگر مَیں نے سچ بولا اور مجھے خدا نے بچایا۔

حضورِ انور نے فرمایا آج کل بہت سے معاملے آتے ہیں جہاں جھوٹ بولا گیا ہوتا ہے ہمیں اس سے بچنا ہو گا۔ اگر دیکھا جائے تو جھوٹ فطرت کے خلاف ہے۔ مگر آج کل دنیا کے سیاسی حالات بتا رہے ہیں کہ کس کس طرح جھوٹ بولا جاتا ہے، ملکوں کے ملک اکٹھے ہو کر دوسرے کے خلاف جھوٹ پر بنیاد رکھ کر چڑھائی کرتے ہیں۔ پس

آج اگر ہم نے اپنی بیعت کا حق ادا کرنا ہے اور دنیا میں انقلاب لانا ہے تو احمدیوں کی ذمہ داری ہے کہ وہ جھوٹ کے خلاف جہاد کریں۔

پھر ایک برائی بدنظری ہے۔

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ اگر میری بیعت کی ہے تو کسی کو غلط نظر سے نہ دیکھو۔ بدنظری نہ کرو۔ قرآن کریم عیسائیوں کی تعلیم کی طرح یہ نہیں کہتا کہ بدنظر سے عورت کو نہ دیکھو بلکہ قرآن کریم تو یہ کہتا ہے کہ نہ تو شہوت کی نظر سے اور نہ ہی بغیر شہوت کی نظر سے بیگانہ عورت کے منہ پر نظر ڈال اور نہ اُن کی ایسی باتیں جو نرم مزاجی کی باتیں ہوں، جو خیالات کو غلط طرف لے جانے والی باتیں ہوں، ایسی باتیں نہ سنو۔ تب ہی تم ٹھوکر سے بچ سکو گے۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ آج کل کے معاشرے میں یہی برائیاں ہیں جس کی وجہ سے بہت سارے لوگ برائیوں میں مبتلا ہو جاتے ہیں اور گھر بھی ٹوٹتے ہیں۔ آج کل تو ترقی یافتہ ممالک میں پڑھی لکھی عورتوں میں بھی یہ شعور پیدا ہو گیا ہے اور وہ بھی شور مچا رہی ہیں کہ ہماری عزتوں کی حفاظت کے لیے کوئی قانون بننا چاہیے۔ پس! احمدیوں کا فرض ہے کہ ان برائیوں کے خلاف جہاد کریں۔

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ پاک دامن رہنے کے لیے پانچ باتیں ہیں۔

نمبر ایک اپنی آنکھوں کو نامحرم پر نظر ڈالنے سے بچاؤ۔ نمبر دو کانوں کو نامحرموں کی آواز سننے سے بچاؤ۔ نامحرموں کے قصّے نہ سنو۔ ایسی تمام تقریبات اور مواقع جہاں بدفعل کے پیدا ہونے کا اندیشہ ہے ان سے اپنے آپ کو بچاؤ۔ پانچویں بات نوجوانوں کے لیے یہ ہے کہ اگر نکاح اور شادی میں کوئی دقّت ہے تو روزہ رکھیں۔

قصیدہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

(جلسہ سالانہ برطانیہ کے اختتامی اجلاس میں پڑھے جانے والے اشعار)

بِكَ الْحَوْلُ يَا قَيُّوْمُ يَا مَنْبَعَ الْهُدٰى   فَوَفِّقْ لِىْ أَنْ أُثْنِىْ عَلَيْهِ وَأَحْمَدَا

اے قیوم! اے سرچشمۂ ہدایت! تجھ ہی سے طاقت ملتی ہے۔
پس مجھے توفیق دے کہ میں تیری ثنا کروں اور حمد کروں۔

تَتُوْبُ عَلٰى عَبْدٍ يَّتُوْبُ تَنَدُّمًا   وَتُنْجِىْ غَرِيْقًا فِى الضَّلَالَةِ مُفْسِدَا

تو رجوع برحمت ہوتا ہے اس بندے پر جو ندامت سے توبہ کرے اور
تو ہی مفسد کو جو ضلالت میں غرق ہو، نجات دیتا ہے۔

كَبِيْرُ الْمَعَاصِىْ عِنْدَ عَفْوِكَ تَافِهٌ   فَمَا لَكَ فِىْ عَبْدٍ أَلَمَّ تَرَدُّدَا

تیرے عفو کے سامنے بڑے سے بڑا گناہ بھی ایک معمولی بات ہے۔
پس تیرا کیا سلوک ہو گا اس بندے سے جس نے حالتِ تردّد میں چھوٹا گناہ کیا۔

تُحِيْطُ بِكُنْهِ الْكَائِنَاتِ وَسِرِّهَا   وَتَعْلَمُ مِنْهَاجَ السِّوٰى وَمُحَدَّدَا

تو نے کائنات کی حقیقت اور اس کے بھید کا (علم سے) احاطہ کر رکھا ہے اور
تو سیدھے اور ٹیڑھے راستے کو جانتا ہے۔

وَنَحْنُ عِبَادُكَ يَا اِلٰهِىْ وَمَلْجَأِىْ   نَخِرُّ أَمَامَكَ خَشْيَةً وَّتَعَبُّدَا

اے میرے معبود اور اے میری پناہ! ہم تیرے بندے ہیں۔
ہم تیرے آگے خشیت اور عبودیت سے سجدے میں گرتے ہیں۔

فَسُبْحَانَ مَنْ خَلَقَ الْخَلَائِقَ كُلَّهَا   وَجَعَلَ كَشَىْءٍ وَّاحِدٍ مُّتَبَدِّدَا

پاک ہے وہ ذات جس نے تمام مخلوقات کو پیدا کیا ہے اور منتشر (ذرّات) کو ایک شے کی طرح بنا ڈالا۔

غَيُوْرٌ يُّبِيْدُ الْمُجْرِمِيْنَ بِسُخْطِهٖ   غَفُوْرٌ يُّنَجِّى التَّائِبِيْنَ مِنَ الرَّدٰى

وہ غیرت مند ہے، مجرموں کو وہ اپنے غضب سے ہلاک کر دیتا ہے، وہ غفور ہے
توبہ کرنے والوں کو ہلاکت سے نجات دیتا ہے۔

فَلَا تَأْمَنَنْ مِنْ سُخْطِهٖ عِنْدَ رُحْمِهٖ   وَلَا تَيْئَسَنَّ مِنْ رُّحْمِهٖ إِنْ تَشَدَّدَا

اس کی رحمت کے وقت اس کے غضب سے بے خوف نہ ہو
اور نہ کبھی اس کے رحم سے ناامید ہو نا اگر وہ سختی کرے۔

وَحِيْدٌ فَرِيْدٌ لَا شَرِيْكَ لِذَاتِهٖ   قَوِىٌّ عَلِىٌّ فِى الْكَمَالِ تَوَحَّدَا

وہ واحد و یگانہ ہے، اس کی ذات میں کوئی شریک نہیں۔ وہ طاقتور ہے، برتر ہے، کمال میں یکتا ہے۔

(کرامات الصادقین، روحانی خزائن جلد ۷ صفحہ ۸۹ تا ۹۵)



پھر

ایک برائی فساد اور فسق و فجور ہے۔

حضورؑ فرماتے ہیں جہاں تم ایسی مجالس دیکھو جہاں فسق و فجور کی مجالس ہوں وہاں سے اٹھ جایا کرو۔

حکومت کے خلاف جو بغاوت ہو اس سے بھی آپؑ نے منع فرمایا۔

ظلم سے بچنے کی تلقین بھی فرمائی۔

پھر

حضرت مسیح موعودؑ نے فرائض نمازوں کے علاوہ تہجد اور نوافل کی طرف توجہ دلائی ہے۔

حدیث میں آتا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ میرا بندا نوافل کے ذریعے میرے نزدیک ہوجاتا ہے یہاں تک کہ مَیں اس سے محبت کرنے لگتا ہوں۔

اسی طرح

آپؑ نے تسبیح و تحمید کی تلقین فرمائی ہے۔

حدیث میں آتا ہے کہ ہر اہم کام جس کو حمد کے بغیر شروع کیا جائے وہ بے برکت ہوتا ہے۔

اسی طرح

شکر کی طرف بہت توجہ دینے کی ضرورت ہے۔

درود شریف کو آپ اپنی زندگیوں کا حصّہ بنالیں۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جس نے ایک مرتبہ مجھ پر درود بھیجا اللہ اس پر دس مرتبہ رحمت بھیجے گا۔

اسی طرح

توبہ و استغفار کی طرف بھی بہت توجہ کی ضرورت ہے۔

آنحضور ﷺ نے فرمایا ہے کہ جو توبہ و استغفار کو لازم کرے گا اللہ اس کے لیے ہر تنگی سے نکلنے کا راستہ بنادے گا اور ہر غم سے کشائش دے گا اور ایسی جگہ سے رزق دے گا جہاں سے اُس کو گمان بھی نہیں ہوگا۔

خلق اللہ سے حسنِ سلوک بھی ضروری ہے۔

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ دیکھو! وہ جماعت جماعت نہیں ہوسکتی جو ایک دوسرے کو کھائے اور جب چار مل کر بیٹھیں تو اپنے غریب بھائی کا گلہ کریں اور نکتہ چینیاں کریں اور کمزوروں اور غریبوں کو حقارت اور نفرت سے دیکھیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ چند باتیں ہیں جو مَیں نے بیان کی ہیں۔

اگر ہم اپنے اندر پاک تبدیلی پیدا کرتے ہوئے، بیعت کا حق ادا کرتے ہوئے ان شرائطِ بیعت پر مکمل عمل کریں تو ہم نہ صرف اپنے اندر پاک معاشرہ پیدا کرنے والے ہوں گے بلکہ اسلام کے حقیقی پیغام کو دنیا میں پھیلانے والے، مسلمانوں اور غیر مسلموں بلکہ دہریوں اور اسلام مخالف لوگوں میں بھی ایسی تعلیم پھیلانے والے ہوں گے جو بہرحال ایک دن انہیں سوچنے پر مجبور کرے گی کہ احمدی ہی وہ لوگ ہیں جو دنیا میں خدا کی حکومت قائم کرنے کے ساتھ اعلیٰ اخلاقی قدریں بھی پیدا کرنا چاہتے ہیں۔

منظوم کلام حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

(جلسہ سالانہ برطانیہ کے اختتامی اجلاس میں پڑھے جانے والے اشعار)

ہر طرف فکر کو دوڑا کے تھکایا ہم نے
کوئی دیں دینِ محمدؐ سا نہ پایا ہم نے

کوئی مذہب نہیں ایسا کہ نشاں دِکھلائے
یہ ثمر باغِ محمدؐ سے ہی کھایا ہم نے

ہم نے اسلام کو خود تجربہ کر کے دیکھا
نور ہے نور اُٹھو دیکھو سنایا ہم نے

اور دینوں کو جو دیکھا تو کہیں نور نہ تھا
کوئی دِکھلائے اگر حق کو چھپایا ہم نے

تھک گئے ہم تو انہی باتوں کو کہتے کہتے
ہر طرف دعوتوں کا تیر چلایا ہم نے

آزمائش کے لئے کوئی نہ آیا ہر چند
ہر مخالف کو مقابل پہ بلایا ہم نے

یونہی غفلت کے لحافوں میں پڑے سوتے ہیں
وہ نہیں جاگتے سَو بار جگایا ہم نے

جل رہے ہیں یہ سبھی بغضوں میں اور کینوں میں
باز آتے نہیں ہر چند ہٹایا ہم نے

آؤ لوگو! کہ یہیں نورِ خدا پاؤ گے!!
لو تمہیں طورِ تسلی کا بتایا ہم نے

آج کل دجالی طاقتیں اپنی پوری کوشش کر رہی ہیں کہ دنیا سے خدا کے نام کو مٹایا جائے، دنیا میں فساد پیدا کیا جائے۔ ایسے میں ہماری بہت بڑی ذمہ داری ہے کہ حقِ بیعت ادا کرتے ہوئے، جہاد کرتے ہوئے، خدا سے اس کا فضل مانگتے ہوئے، ان کی دجالی چالوں کو ناکام کرتے ہوئے اپنی پوری کوشش کریں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

دعاؤں میں ساری دنیا کی امن و سلامتی اور مسلمانوں کی بقا اور سلامتی کے لیے دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ ہر احمدی دنیا میں خدائے واحد کی حکومت قائم کرنے اور امن و سلامتی پھیلانے میں اپنا کردار ادا کرنے والا بن جائے۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دعا فرمائی۔

آخر میں حضور انور نے فرمایا کہ اس وقت حاضری کی جو رپورٹ ہے اس کے مطابق

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ۵۱؍ہزار ۱۸۱؍لوگ ہیں جو جلسہ پر حاضر ہو کر جلسہ سن رہے ہیں۔

جلسہ میں ۱۱۷؍ممالک کی شمولیت ہے۔

بعد ازاں مختلف گروپس نے مختلف زبانوں میں ترانے پڑھے۔

☆...☆...☆

جلسہ سالانہ برطانیہ ۲۰۲۶ء کے تیسرے دن کی مختصر روداد

(از جلسہ گاہ، حدیقۃ المہدی ۲۶؍جولائی ۲۰۲۶ء) جلسہ سالانہ کے تیسرے دن کا آغاز صبح سوا تین بجے نماز تہجد سے ہوا جو مکرم حافظ مشہود احمد صاحب استاد جامعہ احمدیہ یوکے نے پڑھائی۔ صبح چار بج کر بیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ گاہ میں نمازِ فجر پڑھائی جس کی پہلی رکعت میں سورۃ الکہف کی آیات ۱۰۳تا ۱۰۷؍ جبکہ دوسری رکعت میں ۱۰۸تا۱۱۱؍ کی تلاوت فرمائی۔ نمازِ فجر کے بعد مکرم راجہ برہان احمد صاحب مربی سلسلہ و استاد جامعہ احمدیہ یوکے نے ’’محبت الٰہی‘‘ کے عنوان پر درس دیا۔

آج بالعموم موسم ٹھنڈا رہا۔ نماز تہجد کے کچھ دیر بعد بارش ہوئی جس کے بعد موسم ٹھنڈا ہوگیا۔ تاہم دن کے اکثر حصہ میں دھوپ نکلی رہی۔ اس طرح دھوپ، بارش اور ٹھنڈی ہوا کی آنکھ مچولی سارا دن چلتی رہی۔

نمازِ فجر کے بعد مہمانانِ کرام کو گرم چائے کے ساتھ اُبلے انڈے بھی پیش کیے گئے۔ جبکہ باقاعدہ ناشتے کا انتظام صبح آٹھ بجے کیا گیا تھا۔ ناشتے میں مہمانانِ کرام اور ڈیوٹی کنندگان کو چنے، روٹی، سیریل، مکھن، جام اور ڈبل روٹی پیش کیے گئے۔ جلسہ کے آخری دن بھی مہمانوں کی ایک بڑی تعداد نے جلسہ گاہ کا رخ کیا اور مہمانوں کی آمد کا سلسلہ جاری رہا۔

جلسہ سالانہ کے تیسرے اجلاس کا آغاز صبح دس بجے ہوا جس کی صدارت کے فرائض مکرم حافظ مخدوم شریف صاحب ایڈیشنل ناظر اعلیٰ جنوبی ہند و ناظر نشر و اشاعت نے سرانجام دیے۔ کارروائی کا باقاعدہ آغاز تلاوتِ قرآن کریم اور ترجمہ کے ساتھ ہوا جو مکرم خان فرید احمد صاحب متعلم جامعہ احمدیہ یوکے نے پیش کیے۔ مکرم صبور بھٹی صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پاکیزہ منظوم کلام پیش کیا۔ اجلاس کی پہلی تقریر مکرم وسیم احمد فضل صاحب استاد جامعہ احمدیہ یوکے نے ’’شرائط بیعت کے ادراک اور ان پر ثبات قدم میں ہی خلیفۂ وقت سے محبت اور ان کی اطاعت کا دار و مدار ہے‘‘ کے موضوع پر کی۔ اس کے بعد مکرم ڈاکٹر زاہد خان صاحب صدر قضا بورڈ یوکے نے ’’الہامی کتب میں خدا کا تصور اور اسلام کے ساتھ اس کا تقابل‘‘ کے موضوع پر انگریزی زبان میں تقریر پیش کی۔ اس کے بعد مکرم صہیب احمد صاحب حضرت مصلح موعودؓ کا منظوم کلام پیش کیا۔ اس اجلاس کی تیسری تقریر ’’قرآن کریم جواہرات کی تھیلی ہے‘‘ کے موضوع پر مکرم نصیر احمد قمر صاحب ایڈیشنل وکیل الاشاعت یوکے نے اردو زبان میں پیش کی۔ اس اجلاس کی آخری تقریر مکرم رفیق احمد حیات صاحب امیر جماعت احمدیہ یوکے نے انگریزی زبان میں بعنوان ’’حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی انسانیت سے بے مثال محبت‘‘ کی۔

بعد ازاں عالمی بیعت کے لیے اعلانات کا سلسلہ شروع ہوگیا۔ ا بج کر ۱۰ منٹ پر حضور پُرنور پنڈال میں تشریف لائے۔ مسیح محمدیؑ کے غلام اس لمحہ کا بے صبری سے انتظار کر رہے تھے۔ ان میں وہ افراد بھی شامل تھے جو خلیفۃ المسیح کے ہاتھ پر بیعت کرکے جماعت احمدیہ مسلمہ میں داخل ہونے والے تھے اور وہ احمدی بھی شامل تھے جو اپنے امام کے ہاتھ پر تجدید بیعت کرنے کے منتظر تھے۔ حضور انور نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا بابرکت کوٹ زیب تن فرمایا ہوا تھا۔ حضور انور نے پہلے بیعت کے مبارک الفاظ انگریزی اور دوسری بار اردو میں دہرائے اور تیسری مرتبہ انگریزی میں پھر دہرائے جن کا مختلف زبانوں میں رواں ترجمہ بھی ہوا۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دعا کروائی۔ اس موقع پر انتہائی رقت آمیز مناظر دیکھنے میں آئے۔ حضور انور نے اس موقع پر یہ بھی اعلان فرمایا کہ اس سال ۲؍لاکھ ۶۷؍ہزار ۵۹۶؍ نئے افراد جماعت احمدیہ مسلمہ میں داخل ہوئے۔ بعد ازاں حضورِ انور نے نماز ظہر و عصر جمع کرکے پڑھائیں۔

نمازوں کی ادائیگی کے بعد کھانے کی مارکی میں کھانے کا انتظام کیا گیا۔ کھانے میں آلو گوشت، چاول اور روٹی پلانٹ کی لذیذ روٹی سے مہمانوں کی تواضع کی گئی۔ مہمانان بازار کے کھانوں سے بھی لطف اندوز ہوتے رہے۔ بازار میں برگر، مچھلی، کباب، جلیبی، قلفی، فالودہ وغیرہ دستیاب تھے۔

جلسہ سالانہ کے آخری اجلاس سے قبل معززین کے پیغامات پیش کیے گئے۔ مکرم رفیق احمد حیات صاحب امیر جماعت احمدیہ یوکے کی صدارت میں یہ نشست ہوئی، جس کا آغاز تلاوتِ قرآن کریم سے ہوا۔ اس نشست میں جلسہ اور جماعت کی مساعی کے حوالے سے معزز مہمانوں نے اپنے تاثرات کا اظہار کیا۔ مختلف ممالک سے تعلق رکھنے والے معززین کی طرف سے ویڈیو پیغامات موصول ہوئے جن کو جلسہ گاہ میں موجود بڑی سکرین پر چلایا گیا۔ اس کے علاوہ ہال میں موجود مہمانوں نے بھی اپنے تاثرات کا اظہار کیا۔

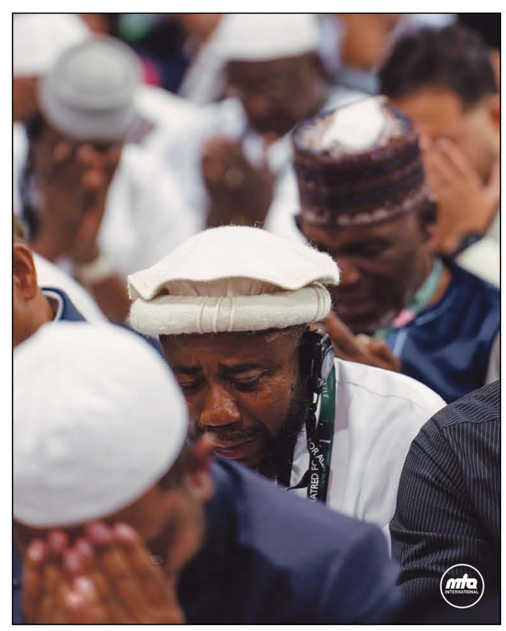
۲۰۲۶ء کے لیے تھائی لینڈ کے Sampop Jantraka اس انعام کے حقدار قرار پائے ہیں۔ انہیں یہ انعام شمالی تھائی لینڈ میں انسانی اسمگلنگ کے خطرات سے دوچار بچوں، خصوصاً بے وطن قبائلی بچیوں کے تحفظ کے لیے کاوشوں کے اعتراف میں دیا جارہا ہے۔

اختتامی اجلاس کی باقاعدہ کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ مکرم مولانا فیروز عالم صاحب مربی سلسلہ کو سورۃ النور کی آیات ۵۲ تا ۵۷؍ کی تلاوت اور تفسیر صغیر سے اس کا اردو ترجمہ پیش کرنے کی توفیق ملی۔ اس کے بعد امیر صاحب جماعت احمدیہ یوکے نے شاہ چارلس سوم کا موصولہ خصوصی پیغام پڑھ کر سنایا۔ اس کے بعد فرج عودہ صاحب نے حضرت مسیح موعودؑ کا عربی قصیدہ پیش کرنے کی سعادت حاصل کی جبکہ ان اشعار کا اردو ترجمہ مکرم میر انجم پرویز صاحب مربی سلسلہ نے پیش کیا۔ اس کے بعد مکرم مرتضیٰ منان صاحب نے حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے منظوم اردو کلام میں سے چند اشعار خوش الحانی سے پڑھے۔ اس کے بعد مکرم نیشنل سیکرٹری صاحب تعلیم جماعت احمدیہ یوکے نے تعلیمی میدان میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے والے طلبہ کے نام پڑھ کر سنائے۔ اس کے بعد امیر صاحب یوکے نے احمدیہ امن انعام برائے سال ۲۰۲۶ء کا اعلان فرمایا۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز منبر پر تشریف لائے اور اختتامی خطاب کا آغاز فرمایا جس کا مرکزی ’موضوع شرائط بیعت اور ہماری ذمہ داریاں‘ تھا۔

حضورِ انور کا خطاب قریباً چھ بجے اختتام پذیر ہوا جس کے بعد حضورِ انور نے اختتامی دعا کروائی۔ دعا کے بعد حضور انور نے فرمایا کہ اس سال جلسہ سالانہ کی حاضری ۵۱؍ہزار ۱۸۱؍ ہے۔ بعد ازاں پیارے آقا کی خدمت میں عشاق خلافت احمدیہ نے مختلف گروپس کی صورت میں دنیا کی مختلف زبانوں اور ثقافتوں کی نمائندگی میں ترانے پیش کیے۔ اس کے بعد حضورِ انور جلسہ گاہ سے تشریف لے گئے اور اسی کے ساتھ جلسہ سالانہ اپنی تمام تر برکات کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔

احبابِ جماعت احمدیہ عالمگیر کو جلسہ سالانہ برطانیہ ۲۰۲۶ء بہت بہت مبارک ہو۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس جلسہ کے مقاصد کو اپنی زندگیوں کا مستقل حصہ بنانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(رپورٹ: حافظ محمد طلحہ ملک)





بقیہ: عالمی بیعت کی ایمان افروز تقریب......از صفحہ نمبر 01

بیعتیں اللہ تعالیٰ نے عطا فرمائی ہیں۔ ۱۳۲؍ ممالک سے تقریباً ۶۷۰؍ سے زائد قوموں کے لوگ احمدیت میں داخل ہوئے۔ الحمد اللہ۔ گذشتہ سال کی نسبت یہ تعداد ۱۸؍ہزار سے زائد ہے۔

اس کے بعد حضورِ انور بیعت کے الفاظ پڑھتے اور تمام حاضرینِ جلسہ یہاں پر اور دنیا بھر کے احمدی مواصلاتی رابطوں کے ذریعہ براہ راست اس بابرکت تقریب میں شامل ہوتے ہوئے اپنی اپنی مساجد، سینٹرز اور گھروں میں حضورِ انور کی اقتدا میں یہ الفاظ دہراتے رہے۔ پہلے حضورِ انور نے عربی عبارت کے بعد انگریزی میں عہدِ بیعت دہرایا جبکہ دوسرے مرحلہ پر حضورِ انور نے عربی عبارت کے بعد اردو میں الفاظِ عہدِ بیعت دہرا کر بیعت لی۔ اس کے بعد حضورِ انور نے عربی عبارت کے بعد انگریزی میں عہدِ بیعت دہرایا جس کا متعدد زبانوں میں رواں ترجمہ بھی کیا جاتا رہا۔ بیعت کے اختتام پر حضور انور نے اجتماعی دعا کروائی۔

عہدِ بیعت

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

آج میں مسرور کے ہاتھ پر بیعت کر کے جماعت احمدیہ مسلمہ میں داخل ہوتا ہوں۔ میرا پختہ اور کامل ایمان ہے کہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ خاتم النبیین ہیں۔ میں حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو وہی امام مہدی اور مسیح موعود تسلیم کرتا ہوں جس کی خوشخبری حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے عطا فرمائی تھی۔ میں وعدہ کرتا ہوں کہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مقرر فرمودہ دس شرائط بیعت کا پابند رہنے کی کوشش کروں گا۔ دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا۔ خلافتِ احمدیہ کے ساتھ ہمیشہ وفا کا تعلق رکھوں گا۔ اور بحیثیت خلیفۃ المسیح آپ کی تمام معروف ہدایات پر عمل کرنے کی کوشش کروں گا۔

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّيْ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ وَّ اَتُوْبُ اِلَيْهِ
رَبِّ اِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ وَاعْتَرَفْتُ بِذَنْبِيْ
فَاغْفِرْلِيْ ذُنُوْبِيْ فَاِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ

(اے میرے ربّ میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور میں اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں۔ تو میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں)

عالمگیر اخوّت کے اس بے نظیر مظاہرے یعنی عالمی بیعت کی اس نہایت بابرکت تقریب میں اس بات کی یقین دہانی کی گئی کہ عالمی بیعت کے دوران جلسہ گاہ اور اس کے گرد و نواح میں موجود تمام افراد کا امام وقت امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ انسانی زنجیر کے ذریعہ جسمانی رابطہ بھی ہو جائے۔ چنانچہ بیعت کے دوران گویا پنڈال میں موجود تمام احمدی اپنے آقا و امام کی معیت میں کئی ہزار جانیں اور ایک وجود کا بے مثال منظر پیش کرتے ہوئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پیشگوئی کو پورا کرتے نظر آتے تھے کہ آنے والے زمانہ میں تم لوگ ان مسلمانوں سے مل جانا جو ایک ’جماعت‘ ہوں۔

عالمی بیعت کے بعد حضورِ انور نے اجتماعی دعا کروائی جس کے بعد یہ تقریب اپنے اختتام کو پہنچی۔ بعد ازاں حضورِ انور سٹیج پر تشریف لے گئے جہاں سے نمازِ ظہر و عصر کے لیے اذان کہی گئی۔ بعد ازاں پیارے حضور نے نمازِ ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔

اللہ تعالیٰ تمام احبابِ جماعت کو بیعت کی حقیقی روح کے مطابق دس شرائط بیعت پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے اور ہمیشہ خلافت احمدیہ سے کامل وفا رکھنے والا بنائے۔ آمین

؎ یہ بیعت نہیں ہے یہ سودا ہے دل کا

☆...☆...☆

۶۰واں جلسہ سالانہ برطانیہ ۲۰۲۶ء

رپورٹس از جلسہ گاہ مستورات (قسط دوم۔آخری)

لجنہ بازار

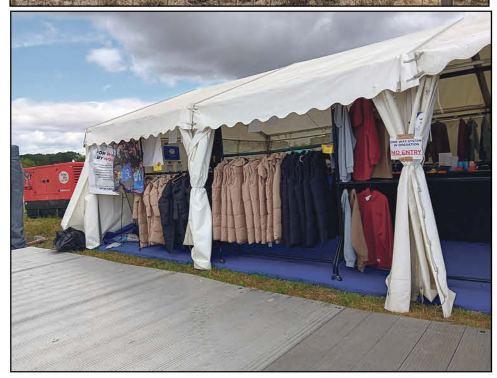
جلسہ سالانہ برطانیہ ۲۰۲۶ء کے موقع پر لجنہ اماءاللہ کے زیرِ انتظام حدیقۃ المہدی میں مستورات کے لیے لگایا جانے والا بازار ایک بار پھر خدمت خلق، جماعتی تعاون اور روحانی تربیت کا حسین امتزاج پیش کرتا رہا۔ باوجود شدید گرمی کے، بازار میں ہر سو گہما گہمی اور چہل پہل تھی۔ یہ بازار نہ صرف مستورات کے لیے خریداری کا مرکز تھا بلکہ احمدی خواتین کی محنت، ہنرمندی، تنظیمی صلاحیتوں اور مہمان نوازی کا عملی نمونہ بھی تھا۔

امسال کل ۳۰؍ سٹالز لجنہ بازار کی زینت بنے جن میں نجی اسٹالز کے علاوہ ایک بڑا فوڈ سٹال بھی شامل تھا۔ ان اسٹالز پر تینوں دن متنوع اشیاء دستیاب رہیں جن میں کپڑے، زیورات، دستکاری، بچوں کے کھلونے وغیرہ شامل تھے۔ سب اسٹالز میں ہیومینٹی فرسٹ کا اسٹال اپنی انفرادیت قائم کیے ہوئے تھا جہاں پر مختلف قسم کی اشیاء ہیومینٹی فرسٹ کے ''لوگو'' کے ساتھ دستیاب تھیں مثلاً جیکٹ، hoodies، چھتریاں، tote bag اور ٹوپیاں وغیرہ۔ اس اسٹال پر ملنے والا شہد بھی بہت پسند کیا جاتا ہے۔ علاوہ ازیں پانی کی بوتلیں اور بیگز بھی بہت پسند کیے گئے۔ اسی طرح آرگینک سکن کیئر (organic skin care) کا اسٹال بھی امسال اپنی نوعیت میں منفرد تھا۔ یہاں پر بکنے والی تمام اشیاء قدرتی اجزاء سے بنی ہوئی تھیں مثلاً سکن کیئر، عود پرفیوم اور بخور (air freshner) خاص طور پر دبئی سے منگوائے گئے تھے جبکہ ایرانی زعفران بھی دستیاب تھا۔ اس اسٹال کی ایک خاص بات یہ بھی تھی کہ یہاں seamoss gel سے بنایا گیا فوڈ سپلیمنٹ بھی دستیاب تھا۔

بازار میں کھانے پینے کے اسٹالز پر خاصی رونق دیکھی گئی جہاں مختلف قسم کے لذیذ پکوان دستیاب تھے مثلاً چنا چاٹ، دہی بھلے، پانی پوری، مصالحہ فش، نان پکوڑے نان، سموسے، لوڈِڈ فرائیز، چکن برگر اور وافل سنڈے وغیرہ۔ شدید گرمی کی وجہ سے فالودہ اور قلفی کے اسٹالز پر کافی گہما گہمی تھی۔ لجنہ بازار میں داخل ہوتے ہی ایک منظّم ترتیب واضح نظر آتی تھی۔ تمام فوڈ اسٹال ایک جانب کو تھے جبکہ دیگر اشیاء کے اسٹالز دوسری جانب موجود تھے۔

حفظانِ صحت کو یقینی بنانے کے لیے گورنمنٹ کی ہیلتھ اینڈ سیفٹی کی ٹیم بازار کا معائنہ کرتی ہے۔ اور اس امر کو یقینی بناتی ہے کہ ہر چیز صحیح طریقے سے کام کر رہی ہے اور کھانا بناتے وقت کارکنات نے ایپرن، ٹوپی اور دستانے وغیرہ پہنے ہوئے ہوں۔ بازار کے انتظام و انصرام کے لیے ۸؍ ٹیمیں بنائی گئی ہیں جن میں food prep سیلز، سٹور، فنانس، صفائی ستھرائی، حفظانِ صحت وغیرہ کی ٹیمیں شامل ہیں۔ بازار میں اسٹال ہولڈرز اور خریداروں دونوں کے لیے بہترین سہولیات فراہم کی گئیں۔ سب اسٹالز کو مارکی، بجلی، میزیں اور کرسیاں فراہم کی گئیں۔ خریداروں کے لیے قطاروں کے انتظام کو بہتر بنانے کے لیے امسال خاص کوشش کی گئی جس میں SEND اور معمر افراد کے لیے خصوصی قطاریں شامل تھیں۔ کھانے کے لیے مخصوص زونز بھی قائم کیے گئے تھے تاکہ مہمان آرام سے من پسند کھانا خرید سکیں۔





یہاں پر کام کرنے والی کارکنات بازار میں رضا کارانہ ڈیوٹی کو اس لیے ترجیح دیتی ہیں کیونکہ یہ ٹیم ورک کا ایک بہترین نمونہ ہے اور انہیں ایک ٹیم کی طرح متحد ہو کر کام کرنا بہت پسند ہے۔

بُک سٹال – جلسہ سالانہ یوکے ۲۰۲۶ء

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جلسہ سالانہ یوکے ۲۰۲۶ء کے موقع پر جلسہ گاہ مستورات میں قائم بک اسٹال نے مہمانوں کی علمی و روحانی ضروریات پوری کرنے میں اہم کردار ادا کیا۔ بُک سٹال جلسہ گاہ کے داخلی راستے کے عین سامنے ہونے کی وجہ سے صبح ہی سے بڑی تعداد میں آنے والی خواتین اور بچیاں آتے ہی سٹال کا رخ کرتی رہیں۔ اس کے علاوہ دوپہر کے کھانے کے وقفہ کے دوران اور شام کو جلسہ کی کارروائی ختم ہونے کے بعد بھی بُک سٹال، شاملین کی دلچسپی کا باعث بنا رہا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مستورات سے خطاب کے دوران خواتین کو اپنا دینی علم بڑھانے کے خصوصی تاکید فرمائی، جس کے بعد بُک سٹال میں خاص طور پر خواتین اور بچوں کی دلچسپی میں اضافہ دیکھا گیا۔

اس سال بچوں کے لیے رنگین تصاویر سے مزین چند نئی، حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اقتباسات پر مبنی، کہانیوں کی کتابیں شائع کی گئیں، جنہیں غیر معمولی مقبولیت حاصل ہوئی اور یہ سب سے زیادہ فروخت ہونے والی کتب میں شامل رہیں۔ اسی طرح دینی معلومات پر مبنی تعلیمی playing کارڈز اور عربی حروفِ تہجی سیکھنے کے لیے flash cards بھی والدین اور بچوں کی بھرپور توجہ کا مرکز بنے۔

امسال لجنہ اماء اللہ یوکے کی دو نئی شائع کردہ کتب "Faith in Action" اور "Quest for Morality" پیش کی گئیں۔ "Faith in Action" احمدی خواتین کی عبادت کے اعلیٰ معیار، اخلاق حسنہ اور دین کی خاطر قربانیوں کے واقعات کا مجموعہ ہے۔ اس کے علاوہ احمدی خواتین شہداء کے ایمان افروز واقعات کا بھی تذکرہ ازدیادِ ایمان کے لیے اس کتاب میں شامل ہیں۔ "Quest for Morality" قرآنی احکامات اور قرآنی فلسفہ کی روشنی میں دورِ حاضر میں اخلاق حسنہ کے اعلیٰ معیار کے قیام کے لیے عملی راہنمائی فراہم کرتی ہے۔

ہفتہ کے روز دوپہر کے بعد صحیح بخاری جلد دوم پہلی مرتبہ فروخت کے لیے پیش کی گئی۔ قارئین کی بے حد دلچسپی کے باعث چند ہی گھنٹوں میں تمام دستیاب نسخے فروخت ہو گئے۔ یاد رہے کہ صحیح بخاری جلد اول گذشتہ سال اسی بک سٹال پر پہلی مرتبہ متعارف کروائی گئی تھی۔

حسبِ روایت قرآن کریم اور قاعدہ یسرنا القرآن کی نقول بھی حاضرین میں ہمیشہ کی طرح مقبول رہیں اور ان کی طلب مسلسل دیکھنے میں آئی۔ اس سال حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی چند اہم کتب کے انگریزی تراجم بھی پہلی مرتبہ دستیاب کیے گئے، جن میں خطبہ الہامیہ، نور المسیح اور فقہ المسیح شامل ہیں۔ ان کتب میں بھی قارئین نے خاص دلچسپی کا اظہار کیا۔

بُک سٹال کی ایک اور نمایاں کوشش امسال لجنہ کی شائع کردہ سہ ماہی میگزین النصرت کے لیے قائم کردہ ایک علیحدہ سٹال تھا، جہاں سال ۲۰۲۵ء تا ۲۰۲۶ء کے تمام دستیاب شمارے نمائش اور فروخت کے لیے رکھے گئے۔ مہمانوں نے اس اشاعت کو بھی خوب سراہا اور بڑی تعداد میں شمارے حاصل کیے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے بُک سٹال کے ذریعے جماعتی لٹریچر کی اشاعت اور مطالعۂ کتب کی حوصلہ افزائی کا مقصد احسن رنگ میں پورا ہوا۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کوششوں کو قبول فرمائے اور اس مساعی کو آئندہ بھی مستورات کی علمی و روحانی ترقی کا ذریعہ بناتا چلا جائے۔ آمین۔

شعبہ فرسٹ ایڈ جلسہ گاہ مستورات

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جلسہ سالانہ برطانیہ ۲۰۲۶ء کے دوران جلسہ گاہ مستورات میں شعبہ فرسٹ ایڈ نے تمام شاملینِ جلسہ کو بروقت، منظّم اور معیاری طبی امداد فراہم کرنے کے لیے اپنی خدمات نہایت مستعدی سے سرانجام دیں۔

شعبہ فرسٹ ایڈ میں تربیت یافتہ عملہ تعینات ہے جو مریضوں کا ابتدائی طبی معائنہ (Triage) کر کے ان کی طبیعت کا جائزہ لیتا ہے تاکہ ہر مریض کو اس کی ضرورت کے مطابق فوری اور مناسب طبی امداد فراہم کی جاسکے۔ اس مقصد کے لیے شعبہ میں دو کلینیکل کیوبیکلز (Clinical Cubicles) قائم کیے گئے ہیں جہاں مریضوں کا معائنہ اور ابتدائی علاج کیا جاتا ہے۔ بنیادی دوائیں جیسے pain killers, anti-allergy سے لیکر ضرورت پڑنے پر antibiotics بھی دستیاب ہیں۔





شعبہ میں خدمات انجام دینے والی رضا کار کارکنات میں تجربہ کار پیرامیڈکس، ڈاکٹرز، میڈیکل طلبہ و طالبات اور دیگر معاون عملہ شامل ہے۔ روزانہ تقریباً ۲۰؍ تا ۲۵؍ افراد پر مشتمل ٹیم مختلف شفٹوں میں خدمات انجام دیتی رہی، جس کی بدولت دن رات مسلسل طبی امداد کی فراہمی یقینی بنائی گئی۔

جلسہ گاہ مستورات میں ایک موبائل فرسٹ ایڈ ٹیم بھی موجود رہی جو روزانہ دوپہر ۲:۰۰؍ بجے سے رات ۹:۳۰؍ بجے تک فعال رہتی تھی۔ یہ ٹیم بگیوں (Buggies) کے ذریعے جلسہ گاہ کے مختلف حصوں میں پہنچ کر ضرورت مند مریضوں کو فوری طبی امداد فراہم کرتی اور ضرورت پڑنے پر انہیں فرسٹ ایڈ یونٹ تک منتقل کرتی رہی۔

جن مریضوں کے بارے میں مزید طبی معائنے یا ہسپتال منتقل کیے جانے کی ضرورت محسوس کی جاتی ہے، انہیں مردانہ جلسہ گاہ میں ہروقت موجود ایمبولینس کے ذریعے ہسپتال روانہ کیا جاتا ہے۔ مردانہ شعبہ فرسٹ ایڈ، جلسہ گاہ مستورات میں موجود فرسٹ ایڈ شعبہ کے ساتھ عقب سے ملحقہ ہے جس کی وجہ سے دونوں شعبوں کے درمیان بہترین رابطہ اور فوری تعاون ممکن ہوتا ہے، جس سے مریضوں کی بروقت منتقلی اور علاج میں سہولت میسر آتی ہے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے شعبہ فرسٹ ایڈ کی رضا کار کارکنات نے محنت، پیشہ ورانہ مہارت اور جذبۂ خدمت کے ساتھ جلسہ سالانہ کے دوران طبی خدمات احسن رنگ میں انجام دیں اور شاملینِ جلسہ کی صحت و سلامتی کے لیے ہر ممکن کوشش کی۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام خدمت کرنے والیوں کی خدمات کو قبول فرمائے اور آئندہ بھی خدمتِ خلق کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

ماں اور بچہ مارکی

ماں اور بچہ مارکی کا بنیادی مقصد جلسہ سالانہ میں شامل ہونے والی چھوٹے بچوں والی ماؤں کے لیے ایک محفوظ، آرام دِہ اور پُرسکون ماحول فراہم کرنا ہے تا کہ وہ اپنے بچوں کے ساتھ جلسہ سالانہ کی کارروائی سے بھرپور استفادہ کرسکیں۔ اس سال بھی ماں اور بچہ مارکی میں خدمت کے معیار کو مزید بہتر بنانے اور ماؤں و بچوں کی سہولت کے لیے متعدد انتظامات کیے گئے۔

ماں اور بچہ مارکی مکمل طور پر ایئر کنڈیشنڈ ہے تا کہ ماؤں اور بچوں کو موسم کی شدت سے محفوظ، خوشگوار ماحول مہیا کیا جا سکے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہدایت کے مطابق مارکی کے اندر پینے کے پانی کا وافر انتظام کیا گیا تا کہ گرمی کے موسم میں مہمانوں کو ہر وقت پینے کا صاف پانی دستیاب رہے۔

ماں اور بچہ مارکی میں خدمات انجام دینے والی تمام لجنہ کو ہیلتھ اینڈ سیفٹی کی تربیت دی جاتی ہے۔ اس کے علاوہ امسال فرسٹ ایڈ اور فائر ڈرل کی عملی تربیت بھی مکمل کروائی گئی تا کہ کسی بھی ہنگامی صورتحال کا بروقت اور مؤثر انداز میں سامنا کرسکیں اور شاملین جلسہ کو فوری معاونت فراہم کی جا سکے۔

جلسہ سے قبل تمام کارکنات کے ساتھ ایک میٹنگ منعقد کی گئی، جس میں کارکنات کی ذمہ داریوں، حفاظتی اقدامات اور خدمت کے طریقۂ کار کے بارے میں تفصیلی ہدایات دی گئیں تا کہ جلسہ کے دوران بہترین نظم و نسق برقرار رکھا جا سکے۔

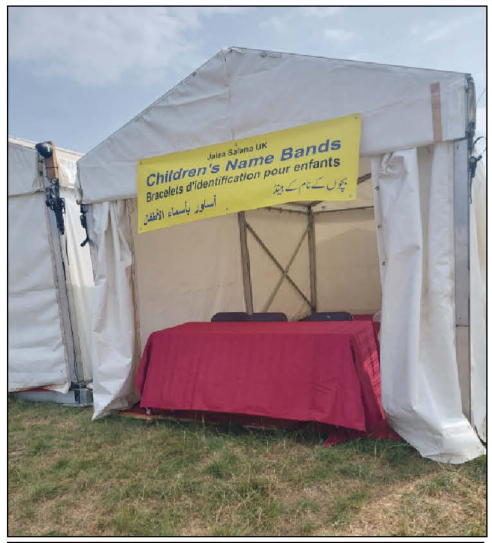
تمام کارکنات چھوٹے بچوں کے ساتھ آنے والی ماؤں کا خیر مقدم کرتے ہوئے انہیں مناسب نشستوں تک پہنچانے اور ضرورت کے مطابق ہر ممکن معاونت فراہم کرنے کے لیے مصروفِ عمل رہیں تا کہ تمام شاملین اطمینان کے ساتھ جلسہ کی کارروائی سے مستفید ہوسکیں۔

نظم و ضبط اور آمد و رفت کو بہتر بنانے کے لیے مارکی میں علیحدہ داخلی اور خارجی راستوں کا انتظام کیا گیا۔ جلسہ کی کارروائی دکھانے والی اسکرینوں کے گرد بھی حفاظتی انتظامات کیے گئے تا کہ بچوں کی حفاظت کو یقینی بنایا جاسکے۔ تمام کارکنات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مہمانوں کی خدمت اخلاص، محبت اور جذبۂ ایثار کے ساتھ انجام دینے کی بھرپور کوشش کرتی رہیں۔

پُش چیئر مارکی

پُش چیئر مارکی کا مقصد چھوٹے بچوں کے ساتھ آنے والے مہمانوں کے لیے منظّم اور محفوظ پُش چیئر کی پارکنگ فراہم کرنا ہے تا کہ وہ آسانی سے جلسہ کی کارروائی سے استفادہ کر سکیں۔ اس شعبہ میں ۲۵ر کارکنات خدمات انجام دے رہی ہیں۔ پُش چیئرز کی شناخت اور واپسی کے لیے مختلف رنگوں کے زونز کا استعمال کیا گیا ہے، جس سے پُش چیئرز کی آسان، جلد اور درست واپسی ممکن ہوتی ہے۔ SEND پاس رکھنے والی ماؤں کو ترجیحی بنیادوں پر سہولت فراہم کی جاتی ہے تا کہ انہیں کسی دشواری کا سامنا نہ ہو۔

مارکی میں تقریباً ۱۰۰۰ر پُش چیئرز کی گنجائش موجود ہے اور اس کے لیے منظّم پارکنگ اور واضح راستوں کا انتظام کیا گیا ہے۔ تمام کارکنات خوش دلی، اخلاص اور ذمہ داری کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مہمانوں کی خدمت میں مصروف رہیں۔





مارکی برائے سہولیات

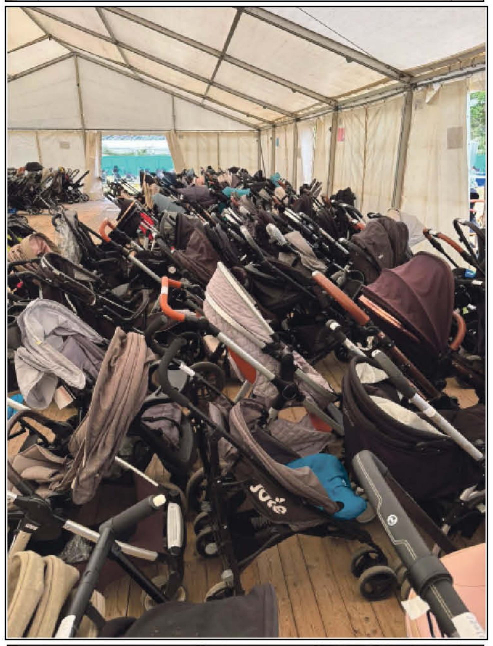
ماں اور بچہ مارکی کے عین سامنے چھوٹے بچوں کے ساتھ جلسہ میں شامل ہونے والی ماؤں کے لیے ایک سہولیات کی مارکی موجود ہے۔ اس مارکی میں بچوں کا کھانا، پانی اور دودھ وغیرہ گرم کرنے کے لیے مائیکرو وِیو، ایک چھوٹا فریج اور دودھ پلانے والی ماؤں کے لیے ایک الگ باپردہ گوشہ بھی بنایا گیا ہے۔ مارکی کو اندر سے نہایت باریک بینی اور سلیقہ سے سجایا گیا ہے۔ مارکی میں اندر داخل ہوتے ہی ایک پُرسکون ماحول کا احساس ہوتا ہے جہاں آ کر چھوٹے بچوں والی مائیں نہایت سکون اور سہولت سے اپنے بچوں کی ضروریات پوری کر سکتی ہیں۔ اس ٹیم میں شامل تمام کارکنات نہایت پیار، خلوص اور محبت سے ماؤں کا استقبال کرتی رہیں اور انکی ہر ممکن خدمت کرتی رہیں۔

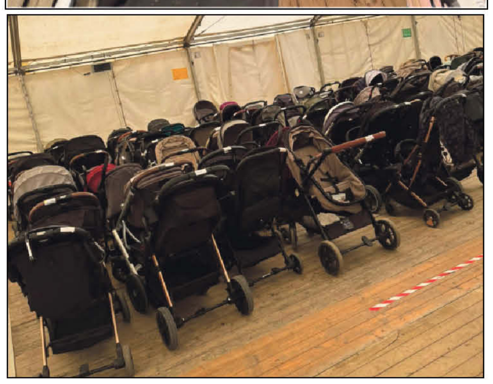
شعبہ 'بچوں کے نیم بینڈز'

شعبہ 'بچوں کے Name Bands' نے جلسہ سالانہ یوکے ۲۰۲۶ء کے دوران بچوں کی حفاظت اور ان کی آسان شناخت کو یقینی بنانے اور گمشدگی کی صورت میں والدین تک فوری طور پر واپس پہنچانے میں اہم کردار ادا کیا۔ بچوں کو کلائی پر پہننے والے شناختی Bands فراہم کیے گئے جن پر بچے کا نام، والدہ کا نام، ایمز آئی ڈی اور رابطہ نمبر درج تھا تا کہ والدین سے فوری رابطہ کیا جا سکے۔ اس شعبہ میں ۱۴ر کارکنات خدمت پر مامور رہیں، جنہوں نے اخلاص، ذمہ داری اور خوش اسلوبی کے ساتھ اپنی ذمہ داریاں سرانجام دیں۔









اس انتظام کا مقصد یہ تھا کہ اگر کوئی بچہ اپنے اہلِ خانہ سے بچھڑ جائے تو اسے جلد اور محفوظ طریق پر دوبارہ ان کے ساتھ ملایا جا سکے۔ اس کے علاوہ کارکنات گمشدہ بچوں اور ان کی والدہ یا سرپرست کو Lost Children Point تک راہنمائی فراہم کرتی رہیں اور ضرورت کے مطابق ان کی ہر طرح سے معاونت بھی کرتی رہیں۔

الحمدللہ، اس سال شعبہ میں غیر معمولی مصروفیت رہی۔ پہلے ہی دن تقریباً ۷۰۰ر Name Bands جاری کیے گئے، جبکہ تینوں دنوں کے دوران ۱۵۰۰ر سے زائد بچوں کو Name Bands فراہم کیے گئے۔ تمام کارکنات نے صبر، خوش اخلاقی اور بہترین باہمی تعاون کے ساتھ اپنی ذمہ داریاں ادا کیں۔

شعبہ SEND

شعبہ SEND نے جلسہ سالانہ یوکے ۲۰۲۶ء کے دوران SEND بچوں اور ان کے اہلِ خانہ کے لیے مارکی میں ایک محفوظ ماحول کو یقینی بنایا۔ اس شعبہ میں ۱۸ر کارکنات مہمانوں کی ہر ممکن معاونت کے لیے مستعد رہیں۔ مارکی میں مختلف سہولیات جیسے سینسری ایریا، سیکیورڈ گارڈن ایریا، سرگرمیوں کی میزیں، آرام کے لیے کرسیاں اور کھانے پینے کا انتظام موجود تھا۔ کارکنات ہر وقت SEND بچوں کی دیکھ بھال اور ان کے اہلِ خانہ کی ہر ممکن معاونت کے لیے موجود رہیں۔ اس سہولت کے باعث SEND خاندانوں کو ایک محفوظ اور آرام دہ ماحول میسر آیا۔ الحمدللہ، امسال مارکی کو گذشتہ سالوں کی نسبت زیادہ محفوظ بنانے کے لیے اضافی اقدامات کیے گئے۔ علاوہ ازیں بچوں کے لیے دستیاب کھلی جگہ بھی وسیع تر کی گئی۔ الحمدللہ، تمام کارکنات نے نہایت اخلاص، محبت اور صبر کے ساتھ یہ خدمت سرانجام دی۔ اس شعبہ کے تحت مین مارکی میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے مستورات سے خطاب کا رواں ترجمہ سائن لینگویج میں بھی پیش کیا گیا۔

(رپورٹ: شعبہ رپورٹنگ، مستورات جلسہ گاہ)



جلسہ سالانہ برطانیہ ۲۰۲۶ء کے (تیسرے دن صبح) چوتھے اجلاس کی مفصل رپورٹ

جلسہ سالانہ کے تیسرے اور آخری روز کا پہلا اور جلسہ سالانہ کا چوتھا اجلاس ۲۶؍جولائی ٹھیک صبح دس بجے شروع ہوا۔ اس اجلاس کی صدارت مکرم حافظ مخدوم شریف صاحب ایڈیشنل ناظر اعلیٰ جنوبی ہند و ناظر نشر و اشاعت نے کی۔

کارروائی کا باقاعدہ آغاز تلاوتِ قرآن کریم سے ہوا، مکرم خان فرید صاحب نے سورۃ الحشر کی آیات ۲۲تا۲۵ کی تلاوت اور اس کا اردو ترجمہ پیش کیا۔ مکرم صبور بھٹی صاحب نے حضرت مسیح موعودؑ کے منظوم کلام

جمال و حُسنِ قرآں نورِ جانِ ہر مُسلماں ہے
قمر ہے چاند اَوروں کا، ہمارا چاند قرآں ہے

سے چند اشعار خوش الحانی سے پڑھے۔



شرائطِ بیعت کے ادراک اور ان پر ثبات قدم میں ہی خلیفہ ٔوقت سے محبت اور ان کی اطاعت کا دار و مدار ہے

مکرم وسیم احمد فضل صاحب (استاد جامعہ احمدیہ برطانیہ)

پروگرام کے مطابق اس اجلاس کی پہلی تقریر مکرم سہیل مبارک شرما صاحب (مبلغ انچارج کینیڈا) کی تھی تاہم ویزے کے مسائل کی وجہ سے وہ حاضر نہیں ہو سکے۔ چنانچہ متبادل کے طور پر مکرم وسیم احمد فضل صاحب مربی سلسلہ و استاد جامعہ احمدیہ یوکے نے اردو زبان میں تقریر کی۔ تقریر کا موضوع: ’’شرائط بیعت کے ادراک اور ان پر ثبات قدم میں ہی خلیفہ وقت سے محبت اور ان کی اطاعت کا دار و مدار ہے۔‘‘ تھا۔

مقرر نے سورۃ الفتح کی آیت نمبر ۱۱ کی تلاوت اور ترجمے سے اپنی تقریر کا آغاز کیا۔ پھر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ اس نے ہمیں اس دور میں پیدا کیا جب اسلام کی تجدید کے لیے اللہ تعالیٰ نے حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کو مسیح موعود اور مہدی معود بنا کر مبعوث فرمایا۔ آپؑ کے وصال کے بعد اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدوں اور سنت کے مطابق جماعت احمدیہ میں خلافت کا نظام جاری کیا۔

آپ نے بتایا کہ شرائطِ بیعت پر عمل اور خلیفہ ٔوقت سے محبت و اطاعت ایک دوسرے سے جدا نہیں۔ شرائطِ بیعت کو سمجھ کر ان پر ثابت قدم رہنا، خلافت کی محبت و اطاعت کے بغیر ممکن نہیں، اور اسی طرح خلافت سے محبت و اطاعت کا دعویٰ بھی اس وقت تک حقیقی نہیں جب تک شرائطِ بیعت پر عمل نہ ہو۔ یہ دونوں ایک ہی تصویر کے دو رُخ ہیں۔

آپ نے بتایا کہ سورۃ الفتح کی آیت ۱۱ میں یہ مضمون بیان ہوا ہے کہ رسول کے ہاتھ پر بیعت اصل میں اللہ تعالیٰ کے ہاتھ پر بیعت ہے اور پھر جو اس عہد سے پھرے گا وہ سزا پائے گا اور جو اس عہد پر قائم رہے گا وہ اللہ تعالیٰ سے اجر پائے گا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ نے اس کی تفسیر میں فرمایا:

’’اپنے اس بڑے عظیم الشان معاہدہ کو اپنے پیش نظر رکھو۔ یہ معاہدہ تم نے معمولی انسان کے ہاتھ پر نہیں کیا۔ خدا تعالیٰ کے مرسل مسیح و مہدی کے ہاتھ پر کیا ہے۔ اور میں تو یقین سے کہتا ہوں کہ خدا کے مرسل ہی نہیں خدا کے ہاتھ پر کیا ہے۔ کیونکہ یَدُ اللّٰہِ فَوْقَ أَیْدِیھِمْ آیا ہے۔‘‘

اس کے بعد مقرر نے حضرت مسیح موعودؑ کے ارشاد کی روشنی میں بیعت کا مفہوم اور اہمیت کو بیان کرتے ہوئے کہا کہ بیعت کے معنی اپنے تئیں بیچ دینا ہے۔ بیعت کنندہ کو اول انکساری اور عجز اختیار کرنی پڑتی ہے اور اپنی خودی اور نفسانیت سے الگ ہونا پڑتا ہے تب وہ نشوونما کے قابل ہوتا ہے۔ لیکن جو بیعت کے ساتھ نفسانیت بھی رکھتا ہے اسے ہرگز فیض حاصل نہیں ہوتا۔

آپ نے کہا کہ ہم ہر سال اپنے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ پر بیعت کرتے ہیں اور اس بیعت میں ہم یہ عہد بھی کرتے ہیں کہ ہم حضرت مسیح موعودؑ کی ۱۰ شرائط بیعت پر عمل کریں گے۔ ان شرائطِ بیعت کا خلاصہ کیا ہے؟ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں کہ شرائط بیعت کا خلاصہ شرک سے بچنا، جھوٹ اور برائیوں سے اجتناب، نمازوں کی پابندی، دعا، استغفار، قرآن کریم کے احکامات پر عمل، عاجزی، خوش خلقی، ہمدردیِ خلق اور حضرت مسیح موعودؑ کی کامل اطاعت ہے۔ یہی تقویٰ میں ترقی کا ذریعہ ہیں۔

اس کے بعد مقرر نے حضرت مسیح موعودؑ کے صحابہ کی مثال پیش کی جنہوں نے ان شرائط بیعت پر عمل کیا تو وہ خدانما وجود بن گئے۔ خدا تعالیٰ کے مرسل کی بیعت میں آکر اپنے آپ کو بیچ دیا اور حضرت مسیح موعودؑ کی اس طرح پیروی کی جس طرح نبض حرکتِ قلب کی پیروی کرتی ہے۔

حضرت مسیح موعودؑ کے بعد آپؑ ہی کی پیشگوئیوں اور اللہ تعالیٰ کی سنت کے مطابق قدرتِ ثانیہ، خلافت کے نظام کی صورت میں جاری ہے۔ خلافت سے تعلق، محبت اور اس کی کامل اطاعت کے بغیر شرائط بیعت کا ادراک نہیں ہوسکتا ہے اور نہ ہی ان پر ثبات قدم ممکن ہے۔ کیونکہ نبوت کے بعد خلافت اللہ تعالیٰ کی دوسری قدرت ہے جو نبوت کے کام کو بڑھاتی، پھیلاتی اور آگے لے کر چلتی ہے۔

آپ نے کہا کہ حضرت مسیح موعودؑ نے بیعت کا مقصد ’’طائفہ متقین‘‘ کی فراہمی بیان فرمایا ہے تا کہ یہ گروہ دنیا پر نیک اثر ڈالے۔ اس کے بعد مقرر نے اصحابِ احمدؑ میں سے حضرت مولوی محمد الیاس صاحبؓ، حضرت سید فضل شاہ صاحبؓ اور حضرت منشی برکت علی خان صاحبؓ کی مثالیں پیش کیں کہ شرائط بیعت اور امام کی اطاعت نے کیسے ان میں ایک عظیم انقلاب پیدا کیا۔

بعد ازاں آپ نے بتایا کہ قرآن کریم نے تقویٰ کے حصول کے لیے صادقوں کی صحبت اور اطاعت کو لازمی قرار دیا ہے، جیسا کہ وَکُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ اور اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ سے ظاہر ہے۔ نبی کے بعد سب سے بڑھ کر صادق خلیفہ وقت ہی ہوتا ہے، لہٰذا شرائط بیعت کا صحیح ادراک خلیفہ وقت سے محبت و اطاعت کے بغیر ممکن ہی نہیں۔

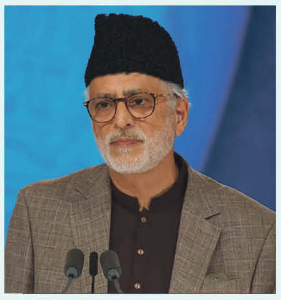
اس کے بعد مقرر نے حضرت قاضی ضیاء الدین صاحبؓ اور حضرت نواب محمد علی خان صاحبؓ جیسے جلیل القدر صحابہ کی امام سے وابستگی اور اطاعت کی مثالیں پیش کیں۔

اس کے بعد آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کا یہ بیان بھی نقل کیا کہ خلیفہ کی اطاعت دراصل حضرت مسیح موعودؑ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور بالآخر خدا تعالیٰ کی اطاعت ہے۔

اس کے بعد آپ نے شہدائے لاہور اور شہدائے برکینا فاسو کی مثالیں پیش کیں کہ کس طرح انہوں نے شرائطِ بیعت پر ثابت قدمی دکھاتے ہوئے اپنی جانیں قربان کیں۔ پس شرائط بیعت کے ادراک اور ان پر ثبات قدم کے بغیر ہم حقیقی طور پر حضرت مسیح موعودؑ کی جماعت میں شامل ہونے کا دعویٰ نہیں کر سکتے اور خلیفہ وقت سے تعلق اور اس سے محبت اور اس کی اطاعت کے بغیر ہم میں سے کوئی حقیقی طور پر شرائط بیعت کا ادراک حاصل نہیں کر سکتا۔

مقرر نے اپنی تقریر کا اختتام حضرت مصلح موعودؓ کے اس ارشاد پر کیا کہ اے دوستو! بیدار ہو اور اپنے مقام کو سمجھو اور اُس اطاعت کا نمونہ دکھاؤ جس کی مثال دنیا کے پردہ پر کسی اور جگہ پر نہ ملتی ہو اور کم سے کم آئندہ کے لئے کوشش کرو کہ سو میں سے سو ہی کامل فرمانبرداری کا نمونہ دکھائیں اور اُس ڈھال سے باہر کسی کا جسم نہ ہو جسے خدا تعالیٰ نے تمہاری حفاظت کے لیے مقرر کیا ہے اور اَلْاِمَامُ جُنَّۃٌ یُقَاتَلُ مِنْ وَّرَائِہٖ پر ایسا عمل کرو کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روح تم سے خوش ہو جائے۔

☆...☆...☆



الہامی کتب میں خدا کا تصور اور اسلام کے ساتھ اس کا تقابل

مکرم ڈاکٹر زاہد خان صاحب (صدر قضا بورڈ برطانیہ)

اس اجلاس کی دوسری تقریر مکرم ڈاکٹر زاہد احمد خان صاحب، صدر قضا بورڈ برطانیہ نے انگریزی زبان میں ’’الہامی کتب میں خدا کا تصور اور اسلام کے ساتھ اس کا تقابل‘‘ کے موضوع پر کی۔

ابتدا میں مکرم ڈاکٹر صاحب نے سورۃ النحل کی آیت نمبر ۳۷؍ کی تلاوت کرتے ہوئے بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ نے ہر قوم میں اپنے رسول مبعوث فرمائے تا کہ وہ لوگوں کو خدا تعالیٰ کی عبادت کی اور باطل معبودوں سے اجتناب کی تعلیم دیں۔

بعد ازاں آپ نے سورۃ الاخلاص اور آیت الکرسی کا ذکر کرتے ہوئے واضح کیا کہ قرآن کریم خدا تعالیٰ کی وحدانیت کو نہایت جامع اور واضح انداز میں بیان کرتا ہے۔ اس ضمن میں آپ نے یہ مثال بھی پیش کی کہ کم عمر بچے بھی ان آیات کو یاد کر کے خدا تعالیٰ کی صحیح معرفت حاصل کر لیتے ہیں، جو قرآن کریم کی سادگی اور جامعیت کا ثبوت ہے۔

ڈاکٹر صاحب نے بتایا کہ دنیا میں تقریباً دس ہزار مختلف مذاہب پائے جاتے ہیں، مگر عالمی آبادی کا ۷۵؍ فیصد حصہ عیسائیت، اسلام، ہندومت اور بدھ مت سے تعلق رکھتا ہے، جبکہ مزید ۷ فیصد یہودیت، سکھ مت، زرتشتی مذہب اور دیگر مذاہب سے وابستہ ہیں۔ اس تقریر کی تیاری کے لیے ڈاکٹر صاحب نے مختلف مذاہب کے علماء اور مذہبی مراکز سے رابطہ کیا اور ان سے ان کی مقدس کتب میں خدا کے تصور کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کی کوشش کی تاہم کوئی جواب موصول نہ ہوا۔ بعد ازاں جامعات کے شعبہ ہائے مذہبیات سے بھی رجوع کیا گیا مگر وہاں سے بھی کوئی مواد حاصل نہ ہو سکا۔ اس تجربہ نے اس حقیقت کو مزید نمایاں کیا کہ قرآن کریم ہی وہ واحد الہامی کتاب ہے جو خدا تعالیٰ کا کامل اور غیر مبہم تصور پیش کرتی ہے اور یہی وہ کتاب ہے جو اپنی اصل صورت میں محفوظ ہے۔

ڈاکٹر صاحب نے اس موضوع پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے راہنمائی حاصل کرنے کا ذکر بھی کیا اور بتایا کہ حضور انور نے فرمایا کہ قرآن کریم ’’قیّم‘‘ ہے، جو سابقہ صحیفوں پر گواہ اور نگران کی حیثیت رکھتا ہے۔ ایک طرف یہ ان صحیفوں کی ابدی سچائیوں کی تصدیق کرتا ہے اور دوسری طرف ان میں آنے والی تحریفات اور غلط فہمیوں کی اصلاح بھی کرتا ہے۔ اس ضمن میں آپ نے سورۃ المائدہ کی آیت ۴۹؍ پیش کی جس میں قرآن کریم کو **مھیمن** یعنی سابقہ کتب کا محافظ اور نگہبان قرار دیا گیا ہے۔

ڈاکٹر صاحب نے حضرت مسیح موعودؑ کی کتاب پیغامِ صلح کے حوالے سے بتایا کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت تمام انسانوں اور زمانوں پر محیط ہے۔ اسی لیے اس نے ہر قوم کی ہدایت کے لیے انبیاء مبعوث فرمائے، جس کے باعث مختلف مذاہب کی اصل تعلیمات میں توحید اور خدا شناسی کا مشترک پیغام پایا جاتا ہے، اگرچہ بعد میں ان میں تبدیلیاں آگئیں۔

اس کے بعد مقرر نے بتایا کہ تورات اور انجیل میں خدا تعالیٰ کی وحدانیت کا واضح ذکر موجود ہے۔ مثلاً ’’شیما‘‘ کی مشہور دعا، جو تورات کی کتاب استثنا ٦ : ۴ سے ماخوذ ہے اور یہودی زندگی میں روزانہ دو دفعہ پڑھی جاتی ہے، درج ذیل الفاظ میں اللہ کی وحدانیت کا ذکر کرتی ہے: ’’سنو اے اسرائیل! خداوند ہمارا خدا، ایک ہے۔‘‘ یہی بات حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی زبان سے مرقس ۱۲؍ : ۲۹؍ میں بھی دہرائی گئی ہے۔

تاہم موجودہ بائبل میں بعض ایسے تصورات بھی شامل ہو چکے ہیں جو خدا تعالیٰ کی کامل صفات کے شایانِ شان نہیں۔مثال کے طور پر پیدائش ۲:۲-۳ میں بیان کیا گیا ہے کہ خدا نے ساتویں دن آرام کیا، جو ایک ناقص تصور ہے کیونکہ خدا کسی تھکاوٹ یا آرام کا محتاج نہیں ہو سکتا۔قرآن کریم سورت ق آیت ۳۹؍ میں اس غلط فہمی کی اصلاح کرتے ہوئے فرماتا ہے کہ اللہ نے آسمانوں اور زمین کو چھ زمانوں میں پیدا کیا اور اسے کوئی تھکن لاحق نہ ہوئی۔

اسی طرح ڈاکٹر صاحب نے بتایا کہ انجیل میں توحید کے اعلان کے باوجود متی ۲۸: ۱۹؍ میں تثلیث کا ذکر ملتا ہے۔

قرآن کریم سورۃ المائدہ آیت ۷۴؍ میں اس نظریے کو کفر قرار دیتا ہے اور خدا تعالیٰ کی مطلق وحدانیت پر زور دیتا ہے۔اسی طرح سورۃ البقرہ آیت ۱۱۷ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ابن اللہ ہونے کے تصور کو بھی قرآن رد کرتا ہے۔

آپ نے مزید بیان کیا کہ اگرچہ حضرت موسیٰؑ اور حضرت عیسیٰؑ عظیم الشان انبیاء تھے، لیکن ان کی بعثت مخصوص اقوام کے لیے تھی اسی لیے تورات و انجیل میں خدا کو صرف بنی اسرائیل کا خدا قرار دیا گیا ہے، جبکہ قرآن کریم نے خدا تعالیٰ کو رب العالمین یعنی تمام جہانوں کا رب بیان کیا۔ اسی طرح سورۃ الاعراف آیت ۱۵۹ کے مطابق آنحضرت ﷺ کو تمام انسانیت کی طرف مبعوث ہوئے۔ یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ قرآن کریم کا پیغام عالمگیر ہے۔

اس کے بعد ڈاکٹر صاحب نے ہندو صحیفے وید کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مصلح موعودؓ کے ارشادات پیش کیے کہ وید اصل میں خدا تعالیٰ کی طرف سے نازل ہونے والی تعلیمات پر مشتمل تھے اور ان میں توحید کی واضح تعلیم موجود تھی۔آپ نے متعدد حوالہ جات پیش کیے جن میں خدا تعالیٰ کو بے مثال، غیر مجسم اور واحد قرار دیا گیا ہے۔ تاہم وقت گزرنے کے ساتھ ان تعلیمات میں متعدد خداؤں اور توحید کے منافی دیگر تصورات شامل ہو گئے۔ یجُر وید اور رِگ وید میں توحید کے حوالے موجود ہیں، مثلاً یہ کہا گیا ہے کہ خدا کی کوئی مورت نہیں اور وہ غیر پیدا شدہ ہے۔ لیکن ساتھ ہی ویدوں میں آگ جیسے عناصر کو بھی معبود قرار دیا گیا ہے اور تینتیس دیوتاؤں کا ذکر ملتا ہے، جو کہ توحید کے منافی ہے۔ اس کے برعکس قرآن کریم سورۃ یٰسین آیت ۲۴؍ میں اس شرک کی مکمل نفی کرتے ہوئے واضح کرتا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود انسان کو نفع یا نقصان نہیں پہنچا سکتا۔

پھر بدھ مت کے حوالے سے موصوف نے بتایا کہ اگرچہ بدھ مت میں عموماً ایک خالق کا تصور نہیں پایا جاتا اور اس کے بجائے ''دیوا'' نامی ہستیوں پر یقین رکھا جاتا ہے، تاہم بدھ مت کی قدیم کتاب ''تری پٹک'' میں گوتم بدھ نے خدا کا ذکر بطور رب الکائنات، ابدی، غیر پیدا شدہ اور یکتا کے طور پر کیا ہے۔ اس میں ''گھر بنانے والے'' کا واحد کے صیغے میں ذکر اس بات کی دلیل ہے کہ بدھ توحید پر یقین رکھتے تھے۔ یہ تصور قرآن کریم کی سورۃ الحدید آیت ۴ سے مطابقت رکھتا ہے،



جہاں اللہ کو اول، آخر، ظاہر اور باطن کہا گیا ہے۔

زرتشتی مذہب کا ذکر کرتے ہوئے مقرر نے کہا کہ حضرت زرتشتؑ نے ''اہورا مزدا'' کو ایک ازلی، واحد اور غیر مخلوق خدا کے طور پر پیش کیا۔ ان کی مقدس کتاب ''اویستا'' میں خدا تعالیٰ کی جو صفات بیان ہوئی ہیں، مثلاً خالق، قادر، رحیم اور منعم، وہ قرآن کریم میں مذکور صفاتِ الٰہی سے بڑی حد تک مطابقت رکھتی ہیں۔

اسی طرح سکھ مذہب کی مقدس کتاب گرنتھ صاحب کے ابتدائی کلمات کا حوالہ دیتے ہوئے آپ نے بتایا کہ ان میں بھی ایک ابدی اور واحد خالق خدا کا تصور پیش کیا گیا ہے، جو اسلامی تعلیم کے قریب ہے۔

اختتامی حصہ میں ڈاکٹر صاحب نے موجودہ دنیا میں بڑھتی ہوئی مذہبی، نسلی اور سیاسی تقسیم، جنگوں اور بدامنی کا ذکر کرتے ہوئے سوال اٹھایا کہ انسانیت کو متحد کرنے والی بنیاد کیا ہوسکتی ہے۔اس کے جواب میں آپ نے قرآن کریم کی اس تعلیم کو پیش کیا کہ تمام اہلِ مذاہب ایک ایسے مشترک کلمہ پر جمع ہوں کہ ہم صرف اللہ تعالیٰ کی عبادت کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں۔ یہی وہ مشترک پیغام ہے جو تمام انبیاء لے کر آئے تھے اور یہی انسانیت کے اتحاد، امن اور باہمی احترام کی حقیقی بنیاد بن سکتا ہے۔

آخر میں مکرم ڈاکٹر صاحب نے حضرت مسیح موعودؑ کی کتاب لیکچر لاہور اور کشتی نوح سے اقتباسات پیش کیے جن میں بتایا گیا ہے کہ قرآن کریم خدا تعالیٰ کی کامل صفات کو اس انداز میں پیش کرتا ہے کہ انسان کے دل میں اپنے خالق کی محبت پیدا ہو جاتی ہے۔

حضرت مسیح موعودؑ کا مشن انسان کو اس کے خالق سے دوبارہ جوڑنا تھا اور خلافتِ احمدیہ آج بھی اسی مقصد کے حصول کے لیے کوشاں ہے۔ انسانیت کی حقیقی نجات خدا تعالیٰ سے زندہ تعلق قائم کرنے میں ہے اور موجودہ دور کے بحرانوں سے بچنے کا واحد راستہ بھی یہی ہے۔

☆...☆...☆

اس کے بعد صہیب احمد صاحب (مربی سلسلہ) نے حضرت مصلح موعودؓ کا منظوم کلام

محمدؐ پر ہماری جاں فدا ہے
کہ وہ کوئے صنم کا رہنما ہے

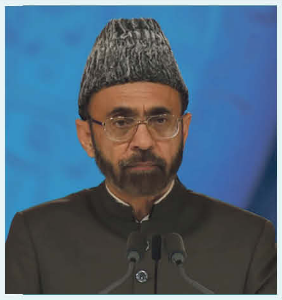
پیش کیا۔

☆...☆...☆

قرآن کریم جواہرات کی تھیلی ہے

مکرم نصیر احمد قمر صاحب

(ایڈیشنل وکیل الاشاعت (طباعت))



جلسہ سالانہ کے تیسرے دن کی تیسری تقریر مولانا نصیر احمد قمر صاحب، ایڈیشنل وکیل الاشاعت (طباعت) نے ''قرآن کریم جواہرات کی تھیلی ہے'' کے موضوع پر کی۔

آپ نے اپنی تقریر میں کہا کہ جس طرح داستانوں میں ذکر ملتا ہے کہ عمرو عیار کے پاس ایک زنبیل ہوا کرتی تھی۔ اسے جب بھی کسی چیز کی ضرورت ہوتی وہ اس زنبیل سے نکال لیتا تھا۔ یہ صرف ایک فرضی اور خیالی بات ہے مگر قرآن کریم حقیقت میں وہ الٰہی خزانہ ہے جس میں انسان کی ہر دینی، اخلاقی، روحانی اور فکری ضرورت کا مکمل حل موجود ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات سے معلوم ہوتا ہے کہ قرآن کریم وہ جواہرات کی تھیلی ہے ''جس سے کوئی صداقت دینی باہر نہیں۔''

موصوف نے بتایا کہ قرآن کریم خدائے علیم و حکیم کا وہ کلام ہے جسے اُس نے اپنے علم کامل پر مشتمل اتارا ہے جیسا کہ فرمایا: اَنۡزَلَہٗ بِعِلۡمِہٖ۔ پہلے نبیوں کو جو تعلیمات دی گئی تھیں اُن کے متعلق قرآن کریم فرماتا ہے کہ اُوۡتُوۡا نَصِیۡبًا مِّنَ الۡکِتٰبِ انہیں بھی اسی کامل کتاب یعنی لوحِ محفوظ میں موجود قرآن مجید کا ہی ایک حصہ تھا جو دیا گیا تھا۔قرآن میں وہ تمام بنیادی حقائق، معارف اور ہدایات جمع کر دی گئی ہیں جو پہلے انبیاء اور آسمانی کتابوں میں مختلف صورتوں میں موجود تھیں۔ اس لحاظ سے قرآن کریم تمام الہامی کتابوں کا جامع اور خاتم الکتب ہے، جس میں دین کی تکمیل اور ہدایت کا کامل انتظام موجود ہے۔

آپ نے حضرت مسیح موعودؑ کے اقتباسات کی روشنی میں واضح کیا کہ مومن کا مال درہم و دینار نہیں بلکہ جواہر حقائق و معارف اُس کا مال ہیں۔ یہ قرآن ایک بیش قیمت مال ہے، سو اس کو تم خوشی سے قبول کرو۔

کیا وصف اس کے کہنا، ہر حرف اس کا گہنا
دلبر بہت ہیں دیکھے، دل لے گیا یہی ہے

تقریر میں یہ بھی بیان کیا گیا کہ تمام علوم کا سرچشمہ اللہ تعالیٰ ہے، اس لیے قرآن کریم میں وہ بنیادی اصول موجود ہیں جو انسان کی روحانی، اخلاقی اور فکری تربیت کے لیے ضروری ہیں۔حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا کہ تزکیۂ نفس، اخلاقِ حسنہ، معرفتِ الٰہی، دعا، عبادت، روحانی بیماریوں کے علاج اور خدا تعالیٰ تک پہنچنے کے تمام راستے قرآن کریم میں بیان کر دیے گئے ہیں۔ کوئی ایسی دینی حقیقت نہیں جو قرآن سے باہر ہو۔

مقرر نے قرآن کریم اور جدید سائنس کا تعلق بیان کیا اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے ارشادات کی روشنی میں واضح کیا کہ قرآن کریم خدا کا قول ہے اور یہ مادی کائنات اس کا فعل، اور ان دونوں میں کامل آہنگی لازمی ہے۔ الہامِ الٰہی کبھی بھی قوانین قدرت سے متصادم نہیں ہوسکتا۔ کیونکہ دونوں کا سرچشمہ ایک ہی حکیم ازلی ذات ہے۔قرآن کریم کائنات کی تخلیق، اس کے ارتقاء اور انجام کے متعلق ایسے حقائق بیان کرتا ہے جو جدید سائنسی نظریات جیسے بِگ بینگ اور بلیک ہول وغیرہ سے ہم آہنگ دکھائی دیتے ہیں۔

تقریر میں قرآن کریم کی تاثیرات کو نمایاں کرتے ہوئے بتایا گیا کہ اس نے عرب کے جاہل، منتشر اور اخلاقی طور پر پسماندہ معاشرے کو مختصر عرصے میں بہترین انسانوں میں تبدیل کر دیا۔قرآن اور رسول اکرم ﷺ کی تربیت نے ان کے اخلاق، عبادات، قربانی، محبتِ الٰہی اور خدمتِ خلق میں انقلاب برپا کیا۔حضرت مسیح موعودؑ کے مطابق دنیا کی کوئی دوسری کتاب ایسی ہمہ گیر اخلاقی اور روحانی تبدیلی پیدا کرنے کی مثال پیش نہیں کرسکتی۔

اس کے بعد یہ اہم سوال اٹھایا گیا کہ اگر قرآن اتنی عظیم کتاب ہے تو آج مسلمانوں کی پسماندگی کی وجہ کیا ہے؟ اس کا جواب دیتے ہوئے واضح کیا گیا کہ قصور قرآن کا نہیں بلکہ مسلمانوں کا ہے جنہوں نے اس کی حقیقی تعلیمات کو ترک کر دیا۔ قرآن و حدیث میں پہلے ہی خبر دی جا چکی تھی کہ ایک زمانہ آئے گا جب قرآن صرف رسم و رواج کی حد تک باقی رہ جائے گا اور اس کی روح سے لوگ محروم ہو جائیں گے۔حضرت مسیح موعودؑ نے اسی حقیقت کو ان الفاظ میں بیان فرمایا کہ مسلمانوں پر زوال اس وقت آی wا جب انہوں نے تعلیمِ قرآن کو بھلا دیا۔

مسلمانوں پہ تب اِدبار آیا
کہ جب تعلیمِ قرآں کو بھلایا

اسی تناظر میں آپ نے بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدوں کے مطابق موجودہ زمانے میں حضرت مسیح موعودؑ کو قرآن کریم کی حقیقی تعلیمات کو دوبارہ زندہ کرنے کے لیے مبعوث فرمایا۔ چنانچہ آپؑ نے واضح فرمایا کہ قرآن کے علوم اور حقائق ہر زمانے کی ضروریات کے مطابق نئے نئے رنگ میں ظاہر ہوتے رہتے ہیں اور اس کے عجائبات کبھی ختم نہیں ہو سکتے۔

مولانا صاحب نے مزید وضاحت کی کہ حضرت مسیح موعودؑ کے بعد خلافتِ احمدیہ کے ذریعہ قرآن کریم کے علوم و معارف کی اشاعت کا یہ مبارک سلسلہ جاری ہے۔ خلفائے احمدیت ہر دور کی ضروریات کے مطابق قرآن کے نئے روحانی خزانے دنیا کے سامنے پیش کرتے ہیں۔

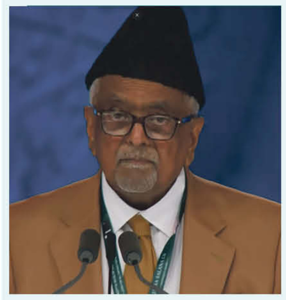
حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے بھی بارہا اس بات پر زور دیا ہے کہ ''یہ ہر احمدی کی بہت بڑی ذمہ داری ہے کہ دین کی ذاتی خوبیوں کو پیش کرنے کے لیے قرآن کریم کا علم حاصل کریں اور پھر اپنے نیک نمونے قائم کر کے دنیا کو اپنی طرف کھینچیں۔''

تقریر کے اختتام پر حاضرین کو توجہ دلائی گئی ہے کہ موجودہ دور میں قرآن کریم کی حقیقی خدمت، اس کے علوم و معارف کی اشاعت اور اسلام کی صحیح تصویر پیش کرنے کی عظیم ذمہ داری جماعت احمدیہ پر عائد ہوتی ہے۔ ہر احمدی مرد و عورت کا

حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی انسانیت سے بے مثال محبت

مکرم رفیق احمد حیات صاحب

(امیر جماعت احمدیہ برطانیہ)



فرض ہے کہ قرآن کریم کو سمجھے، حضرت مسیح موعودؑ اور خلفائے کرام کی تفاسیر سے استفادہ کرے، اپنی عملی زندگی کو قرآنی تعلیمات کے مطابق ڈھالے اور دنیا بھر میں قرآن کے نور کو پھیلانے کی کوشش کرے۔ جب اہلِ ایمان اپنے قول و عمل سے قرآن کی صداقت اور برکات کا نمونہ بن جائیں گے تو دنیا میں امن، انصاف، محبت اور خدا شناسی کا دور دوبارہ قائم ہوگا اور قرآن کریم کی عظمت پوری انسانیت پر روشن ہو جائے گی۔

☆...☆...☆

جلسہ سالانہ یوکے ۲۰۲۶ء کے تیسرے روز، ۲۶؍جولائی ۲۰۲۶ء کو مکرم رفیق احمد حیات صاحب، امیر جماعت احمدیہ برطانیہ نے انگریزی زبان میں ’’حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی انسانیت سے بے مثال محبت‘‘ کے موضوع پر خطاب کیا۔

امیر جماعت احمدیہ برطانیہ نے اپنے خطاب کے آغاز میں بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ ایسے دور میں مبعوث ہوئے جب دنیا ظلم، جہالت، قبائلی تعصب اور انتقام کی آگ میں جل رہی تھی۔ طاقتور کمزوروں پر ظلم کرتے، انسانی وقار پامال ہوتا اور رحم و انصاف کو کمزوری سمجھا جاتا تھا۔ ایسے حالات میں اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر مبعوث فرمایا۔

آپ نے قرآن کریم کی آیات پیش کرتے ہوئے واضح کیا کہ آنحضرت ﷺ کی رحمت کسی خاص قوم، مذہب یا زمانے تک محدود نہ تھی بلکہ تمام انسانیت اور ساری مخلوق کے لیے تھی۔

امیر صاحب نے حضرت عائشہؓ کے اس تاریخی بیان کا حوالہ دیا کہ ’’آپؐ کا اخلاق قرآن تھا‘‘ اور بتایا کہ رسول اللہ ﷺ کی پوری زندگی قرآنِ کریم کی عملی تفسیر تھی۔ آپ ﷺ نہایت سادہ زندگی گزارتے، کبھی مال و دولت جمع نہ کرتے، بلکہ جو کچھ ملتا ضرورت مندوں میں تقسیم کر دیتے تھے۔ وفات کے وقت بھی آپؐ نے اپنے لیے کوئی دنیاوی ذخیرہ نہیں چھوڑا۔ آپ ﷺ اپنے گھر کے کاموں میں بھی ہاتھ بٹاتے، اپنے کپڑے خود سی لیتے اور اہلِ خانہ کے ساتھ محبت اور شفقت سے پیش آتے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حقیقی عظمت عاجزی، خدمت اور حسنِ اخلاق میں ہے۔

اس کے بعد امیر صاحب نے اس حقیقت کو اُجاگر کیا کہ اسلام میں قانون اور انصاف کے سامنے کسی کی خاندانی یا سماجی حیثیت کوئی اہمیت نہیں رکھتی۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اگر آپ کی اپنی بیٹی حضرت فاطمہؓ بھی جرم کرتیں تو ان پر بھی قانون نافذ کیا جاتا۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ اسلام میں انصاف سب کے لیے برابر ہے۔ دوسری طرف آپ ﷺ کی معافی اور رحم دلی بے مثال تھی۔ طائف کے لوگوں نے آپ ﷺ پر پتھر برسائے، مگر آپ ﷺ نے ان کی ہلاکت کی دعا کرنے کے بجائے ان کی ہدایت کی دعا کی۔ فتح مکہ کے موقع پر، جب آپؐ مکمل اقتدار رکھتے تھے، تب بھی آپ ﷺ نے اپنے سخت ترین دشمنوں کو عام معافی عطا فرما کر تاریخِ انسانیت میں رحم و کرم کا بے مثال نمونہ قائم فرمایا۔

تقریر میں یہ بھی بیان کیا گیا کہ رسول اللہ ﷺ نے مذہبی آزادی، انسانی مساوات اور انصاف پر مبنی معاشرہ قائم کیا۔ میثاقِ مدینہ کے ذریعے مسلمانوں، یہودیوں اور عیسائیوں کو برابر شہری حقوق دیے گئے۔ نجران کے عیسائی وفد کو مسجد نبوی میں اپنی عبادت کرنے کی اجازت دی گئی، جس سے اسلام کی رواداری اور مذہبی آزادی کا عملی نمونہ سامنے آتا ہے۔ آپ ﷺ ہر انسان کی عزت کرتے تھے، یہاں تک کہ ایک یہودی کے جنازے کے احترام میں بھی کھڑے ہو گئے اور وجہ پوچھنے پر فرمایا: ’’کیا وہ ایک انسان نہیں تھا؟‘‘

اسی طرح امیر صاحب نے آنحضرت ﷺ کی دیانت و امانت کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ نبوت سے قبل ہی اہلِ مکہ آپؐ کو ’’الصادق‘‘ اور ’’الامین‘‘ کے القاب سے یاد کرتے تھے۔ حجرِ اسود کے تنازعے کے موقع پر بھی مکہ کے سرداروں نے آپؐ کی دیانت اور دانشمندی پر اعتماد کرتے ہوئے آپؐ کے فیصلے کو قبول کیا۔

پھر امیر صاحب نے آنحضرت ﷺ کی سخاوت، شفقت اور انسان دوستی کی کئی مثالیں بھی پیش کیں۔ آپ ﷺ ہمیشہ یتیموں، مسکینوں، غلاموں اور ضرورت مندوں کی مدد کرتے تھے۔ مثلاً ایک بوڑھی عورت جو آپؐ کے متعلق غلط فہمیوں کا شکار تھی، آپؐ کے حسنِ سلوک سے متاثر ہو کر مسلمان ہو گئی۔ اسی طرح غم سے نڈھال ایک خاتون کے ساتھ ہمدردی، ایک ضرورت مند بچی کی مدد، ایک نادار بزرگ کو لباس عطا کرنے اور ایک غلام عورت کی دادرسی جیسے واقعات آپؐ کی بے مثال سخاوت اور رحم دلی کے روشن نمونے ہیں۔

آپ نے مزید کہا کہ آنحضرت ﷺ نے جنگ کے دوران بھی اعلیٰ اخلاقی اصول قائم فرمائے۔ عورتوں، بچوں اور غیر جنگجو افراد کو نقصان پہنچانے سے منع فرمایا، قیدیوں کے ساتھ حسنِ سلوک کی تعلیم دی اور ہر قسم کی لوٹ مار اور زیادتی کی حوصلہ شکنی فرمائی۔ میثاقِ مدینہ کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ آنحضرت ﷺ نے ایک ایسے معاشرے کی بنیاد رکھی جہاں مختلف مذاہب اور قوموں کے افراد کو مذہبی آزادی اور مساوی شہری حقوق حاصل تھے۔ نجران سے آنے والے عیسائی وفد کو مسجد نبوی میں اپنی عبادت کی اجازت دینا مذہبی رواداری اور احترامِ انسانیت کی ایک درخشاں مثال ہے۔

اس بعد غلامی کے خاتمے اور انسانی مساوات کے قیام کے لیے آنحضرت ﷺ کی جدوجہد پر روشنی ڈالی اور قرآن کریم کی ان تعلیمات کا ذکر کیا جن کے ذریعے غلاموں کی آزادی کی ترغیب دی گئی۔ صحابہؓ نے ان تعلیمات پر عمل کرتے ہوئے بڑی تعداد میں غلام آزاد کیے۔ حضرت بلالؓ کے ایمان، ان پر ڈھائے جانے والے مظالم اور بعد ازاں اسلام میں ان کے بلند مقام کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ اسلام نے رنگ، نسل اور سماجی حیثیت کے تمام امتیازات کو مٹا دیا۔ حجۃ الوداع کے تاریخی خطبے کی طرف توجہ دلاتے ہوئے کہا کہ آنحضرت ﷺ نے اعلان فرمایا تھا کہ کسی عربی کو عجمی پر اور کسی گورے کو کالے پر کوئی فضیلت حاصل نہیں۔

معروف مغربی مفکر جارج برنارڈ شا اور مؤرخ آر۔ بوس ورتھ اسمتھ کے اقتباسات پیش کرتے ہوئے نشاندہی کی کہ غیر مسلم اہلِ علم نے بھی آنحضرت ﷺ کی عظمت، سادگی، قیادت اور انسان دوستی کا اعتراف کیا ہے۔

اس کے بعد آنحضرت ﷺ کی غیر معمولی قوتِ عفو کا ذکر کرتے ہوئے امیر صاحب بتایا کہ آپؐ نے اپنی صاحبزادی حضرت زینبؓ کی وفات کا سبب بننے والے، حضرت حمزہؓ کے جسم مبارک کی بے حرمتی کرنے والے اور حتیٰ کہ آپؐ کو زہر دینے کی کوشش کرنے والی عورت کو بھی معاف فرما دیا۔



خطاب کے آخری حصے میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے آنحضرت ﷺ سے والہانہ عشق و محبت کا ذکر کیا اور آپؑ کے ارشادات کی روشنی میں بتایا کہ آنحضرت ﷺ تمام انبیاء میں سب سے کامل اور اللہ تعالیٰ کے سب سے محبوب نبی تھے۔

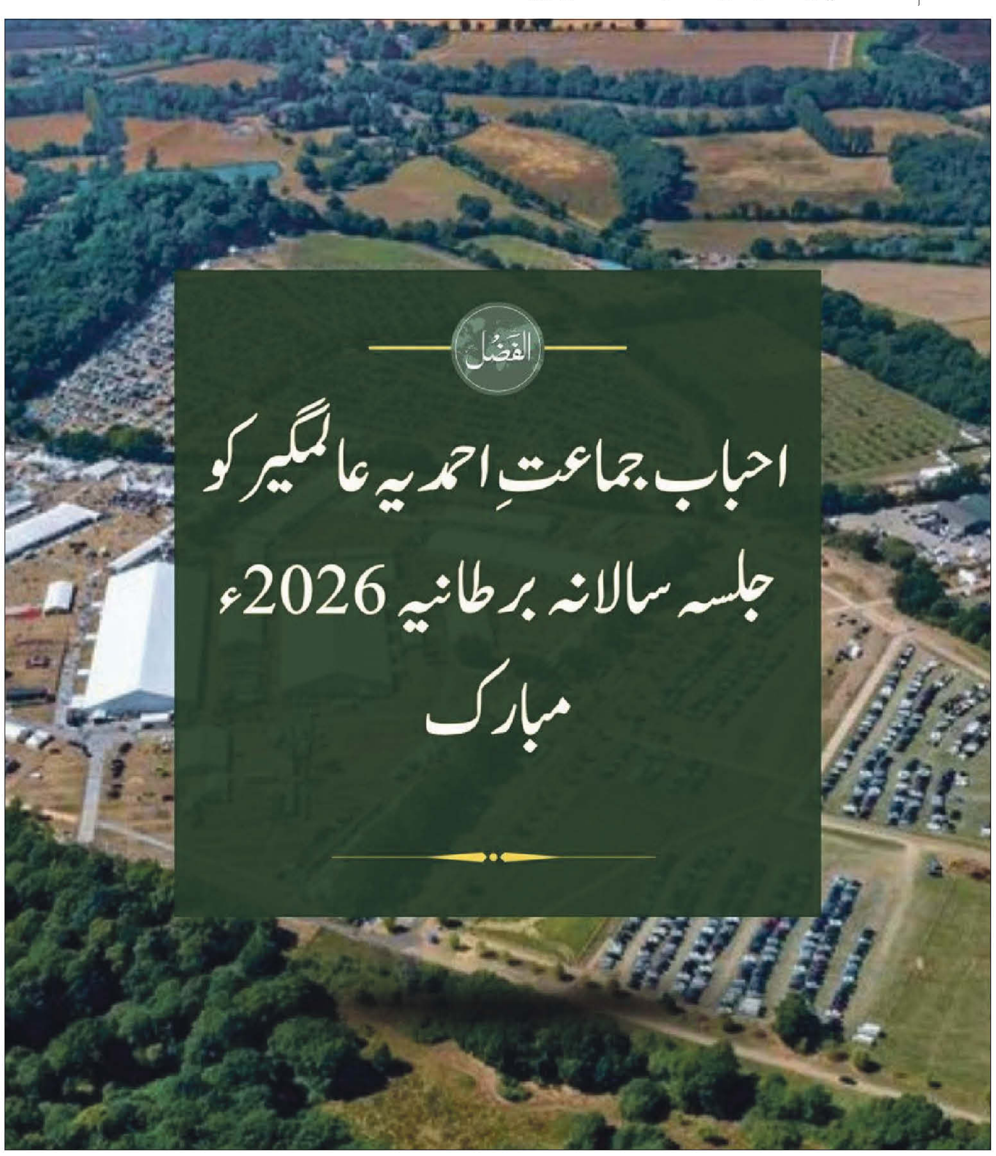
پھر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشادات کا حوالہ دیتے ہوئے اس امر کی طرف توجہ مبذول کروائی کہ موجودہ دور میں مسلمانوں کو اپنے کردار اور عمل کے ذریعے امن، محبت اور رواداری کے سفیر بننے کی ضرورت ہے۔ اسلام اور بانیٔ اسلام ﷺ کی حقیقی تعلیمات سراسر محبت، عدل اور امن پر مبنی ہیں اور دنیا میں پائے جانے والے ظلم اور ناانصافیاں اسلامی تعلیمات کی نمائندہ نہیں ہیں۔

اختتام پر سامعین کو یاد دلایا کہ آنحضرت ﷺ نے صرف رحم، عدل، معافی اور محبت کی تعلیم نہیں دی بلکہ خود ان صفات کا کامل نمونہ بن کر دکھایا۔ اگر مسلمان آپؐ کے اسوۂ حسنہ کو اپنی زندگیوں میں اپنا لیں تو وہ نور جو چودہ صدیوں قبل دنیا میں روشن ہوا تھا آج بھی انسانیت کی راہنمائی اور فلاح کا ذریعہ بن سکتا ہے۔

آخر میں دعا کی کہ اللہ تعالیٰ ہمیں آنحضرت ﷺ کے نقشِ قدم پر چلنے، آپؐ کی تعلیمات کو اپنی زندگیوں کا حصہ بنانے اور حقیقی معنوں میں آپؐ کے پیروکار بننے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

(خلاصہ جات تیار کردہ نظامت رپورٹنگ جلسہ گاہ)

☆...☆...☆



جلسہ سالانہ یوکے ۲۰۲۶ء پر لگی بعض نمائشوں کا تعارف

IAAAE انٹرنیشنل ایسوسی ایشن آف احمدی آرکیٹیکٹس اینڈ انجینئرز

اس نمائش میں انٹرنیشنل ایسوسی ایشن آف احمدی آرکیٹیکٹس اینڈ انجینئرز (IAAAE) کی جانب سے افریقہ میں جاری مختلف انسانی، تعلیمی اور ترقیاتی منصوبوں کو ماڈلز اور تصویری عکاسی کے ذریعے پیش کیا گیا ہے۔ نمائش میں بالخصوص مسرور انٹرنیشنل کالج، واٹر فار لائف اور ماڈل ویلج کے منصوبے نمایاں ہیں، جو علم و ہنر کو خدمتِ انسانیت کے لیے بروئے کار لانے کی ایک روشن مثال ہیں۔

انٹرنیشنل ایسوسی ایشن آف احمدی آرکیٹیکٹس اینڈ انجینئرز (IAAAE) ایک عالمی تنظیم ہے جو احمدی مسلم انجینئرز، آرکیٹیکٹس اور دیگر فنی ماہرین کو ایک مشترکہ پلیٹ فارم پر جمع کرتی ہے۔ اس تنظیم کا قیام ۱۹۸۰ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کی ہدایت پر عمل میں آیا، تا کہ جدید سائنسی علوم، فنی مہارتوں اور پیشہ ورانہ صلاحیتوں کو انسانیت کی خدمت کے لیے استعمال کیا جا سکے۔

IAAAE دنیا کے مختلف ضرورت مند خطوں، خصوصاً افریقہ، میں بنیادی سہولیات کی فراہمی اور پائیدار ترقی کے لیے اہم خدمات انجام دے رہی ہے۔ اس کے منصوبوں میں صاف پانی کی فراہمی، متبادل توانائی، پائیدار تعمیرات، تعلیمی اداروں، ہسپتالوں، مساجد اور کمیونٹی مراکز کا قیام شامل ہے۔

واٹر فار لائف منصوبے کے ذریعے دور دراز اور ضرورت مند علاقوں میں صاف اور محفوظ پانی کی فراہمی کا انتظام کیا جا رہا ہے۔ اسی طرح ماڈل ویلج کے منصوبے میں رہائش، پانی، بجلی، تعلیم اور دیگر بنیادی سہولیات کو ایک مربوط نظام کے تحت فراہم کرنے کی کوشش کی گئی ہے، تا کہ مقامی آبادی کے معیارِ زندگی میں پائیدار بہتری لائی جا سکے۔

تعلیم کے میدان میں مسرور انٹرنیشنل کالج IAAAE کے نمایاں منصوبوں میں شامل ہے، جہاں جدید تعلیم اور فنی









تربیت کے ذریعے افریقہ کے نوجوانوں کو مستقبل کے چیلنجز کا سامنا کرنے کے لیے تیار کیا جا رہا ہے۔

IAAAE کی سرگرمیاں اس حقیقت کی عملی عکاسی کرتی ہیں کہ علم اور فنی مہارتیں محض ذاتی ترقی کا ذریعہ نہیں بلکہ انسانیت کی خدمت کا مؤثر وسیلہ بھی ہیں۔ یہ تنظیم احمدی انجینئرز، آرکیٹیکٹس اور دیگر ماہرین کو اپنی صلاحیتیں رضاکارانہ طور پر بروئے کار لانے، باہمی تعاون کو فروغ دینے اور دنیا کے کم ترقی یافتہ علاقوں میں مثبت اور دیرپا تبدیلی پیدا کرنے کا موقع فراہم کرتی ہے۔

ہیومینٹی فرسٹ

اس نمائش میں ہیومینٹی فرسٹ کے دنیا بھر میں جاری خدمتِ انسانیت کے منصوبوں کو تصویری عکاسی کے ذریعے پیش کیا گیا ہے، جبکہ ایک ویڈیو ڈاکومینٹری بھی نمائش کا اہم حصہ ہے۔ اس کے ذریعے ناظرین کو اس عالمی ادارے کے مختلف سرگرمیوں اور انسانیت کے لیے انجام دی جانے والی خدمات کا عملی تعارف حاصل ہوتا ہے۔ غزہ اور سوڈان سمیت دنیا کے مختلف ممالک میں ہیومینٹی فرسٹ کے رضاکار مشکل حالات میں انسانیت کی خدمت میں مصروفِ عمل ہیں۔

دنیا کے مختلف خطوں میں قدرتی آفات، جنگوں، غربت، بیماری اور بنیادی سہولیات کی کمی سے متاثرہ انسانوں کی مدد کے لیے ہیومینٹی فرسٹ ایک نمایاں عالمی خدمت گار ادارے کے طور پر سرگرم ہے۔ ۱۹۹۵ء میں قائم ہونے والی یہ تنظیم مذہب، نسل، رنگ یا قومیت کی تفریق کے بغیر ضرورت مند افراد اور خاندانوں کی مدد کرتی ہے۔ آج ہیومینٹی فرسٹ انٹرنیشنل کا دائرہ کار چھ براعظموں کے ۶۷؍ ممالک تک پھیل چکا ہے، جہاں اس کے رضاکار ہنگامی امداد کے ساتھ ساتھ طویل المدت ترقیاتی منصوبوں میں بھی حصہ لے رہے ہیں۔

ہیومینٹی فرسٹ کے اہم منصوبوں میں واٹر فار لائف کو بنیادی اہمیت حاصل ہے۔ اس پروگرام کے تحت افریقہ اور ایشیا کے دور دراز اور کم آمدنی والے علاقوں میں کنویں، سولر



واٹر بورہولز، پانی کے پمپ اور فلٹریشن سسٹمز نصب کیے جاتے ہیں۔ بعض علاقوں میں اسکولوں میں صاف پانی، بہتر بیت الخلا اور صفائی کے انتظامات بھی فراہم کیے جاتے ہیں، جبکہ مقامی آبادی کو حفظانِ صحت اور صفائی کے اصولوں سے آگاہ کیا جاتا ہے۔ صاف پانی کی فراہمی سے نہ صرف بیماریوں کی روک تھام میں مدد ملتی ہے بلکہ بچوں کی سکول حاضری اور مقامی آبادی کی معاشی سرگرمیوں میں بھی بہتری آتی ہے۔

تعلیم کے میدان میں نالج فار لائف پروگرام کے ذریعے محروم علاقوں میں سکول، تربیتی مراکز، آئی ٹی مراکز اور فنی تعلیم کے مواقع فراہم کیے جا رہے ہیں۔ اس پروگرام کا مقصد صرف تعلیم کی فراہمی نہیں بلکہ افراد اور معاشروں کو خود کفیل بنانے کے لیے علم اور ہنر کے مواقع فراہم کرنا ہے۔ ہیومینٹی فرسٹ کے مطابق گذشتہ ۳۰؍برسوں میں ۱۰۰؍سے زائد سکول اور ۵۶؍تربیتی مراکز قائم کیے جا چکے ہیں۔

صحت کے شعبے میں گلوبل ہیلتھ اور گفٹ آف سائٹ پروگراموں کے تحت طبی کیمپ، ہسپتالوں کے ساتھ شراکت، طبی تربیت اور آنکھوں کے علاج کی سہولیات فراہم کی جاتی ہیں۔ خصوصاً موتیا کے آپریشنز اور آنکھوں کے معائنے کے ذریعے ایسے افراد کی بینائی بحال کرنے کی کوشش کی جاتی ہے جو مہنگے علاج کے اخراجات برداشت نہیں کر سکتے۔

فوڈ سکیورٹی پروگرام کے تحت کاشت کاری کی تربیت، کمیونٹی گارڈنز اور دیگر منصوبوں کے ذریعے مقامی آبادیوں کو غذائی خود کفالت کی طرف گامزن کیا جاتا ہے۔ اسی طرح کمیونٹی کیئر اور آرفن کیئر کے منصوبوں کے ذریعے ضرورت مند خاندانوں، یتیم بچوں اور معاشرے کے کمزور طبقات کی مدد کی جاتی ہے۔

قدرتی آفات اور جنگی حالات میں ہیومینٹی فرسٹ کی ڈیزاسٹر ریلیف ٹیمیں فوری امداد پہنچانے کے لیے سرگرم ہو جاتی ہیں۔ خوراک، صاف پانی، طبی امداد، عارضی رہائش اور دیگر ضروری سامان کی فراہمی کے ساتھ ساتھ رضاکار متاثرہ آبادیوں کی بحالی میں بھی اپنا کردار ادا کرتے ہیں۔

ہیومینٹی فرسٹ کی یہ سرگرمیاں اس حقیقت کی روشن مثال ہیں کہ خدمتِ انسانیت کسی ایک خطے، قوم یا طبقے تک محدود نہیں۔ علم، مہارت، وسائل اور رضاکارانہ جذبے کو یکجا کر کے یہ ادارہ دنیا کے مختلف حصوں میں انسانیت کے لیے امید، سہارا اور خود کفالت کے مواقع پیدا کر رہا ہے۔ یہ نمائش اسی عالمی



خدمت کے سفر کی ایک جھلک پیش کرتی ہے، ایک ایسا سفر جس کا مقصد انسانیت کی خدمت اور ضرورت مند انسانوں کے لیے آسانیاں پیدا کرنا ہے۔

ریویو آف ریلیجنز اور نیشنل شعبہ تبلیغ برطانیہ کی مشترکہ نمائش

ریویو آف ریلیجنز اور نیشنل شعبہ تبلیغ جماعت احمدیہ برطانیہ کے اشتراک سے ایک معلوماتی اور فکر انگیز نمائش کا اہتمام کیا گیا ہے جس کا مرکزی موضوع How Muslims Contributed to Global Civilisations یعنی ’’مسلمانوں نے عالمی تہذیبوں کی ترقی میں کس طرح کردار ادا کیا؟‘‘ ہے۔

یہ نمائش اسلامی تاریخ، سائنسی ترقی، طب، فلکیات، ریاضی، انجینئرنگ، معاشیات اور مذہبی پیش گوئیوں کے مختلف پہلوؤں کو اُجاگر کرتی ہے۔ نمائش کے ذریعے یہ حقیقت نمایاں کی گئی ہے کہ مسلمانوں نے مختلف ادوار میں علم و تحقیق کے میدان میں نمایاں خدمات سرانجام دیں اور عالمی تہذیب و تمدن کی ترقی میں اہم کردار ادا کیا۔

نمائش کے آغاز میں بڑے حروف میں ’’اِقْرَأْ‘‘ تحریر ہے، جو قرآن کریم میں نازل ہونے والا پہلا لفظ ہے۔ اس کے ساتھ قرآن کریم کے قدیم نسخوں کے متعدد صفحات بھی تعارف کے ساتھ پیش کیے گئے ہیں۔ یہ حصہ اس حقیقت کی طرف توجہ دلاتا ہے کہ اسلام نے اپنے آغاز ہی سے علم، مطالعہ اور تحقیق کی ترغیب دی۔

نمائش میں مسلم سائنس دانوں اور محققین کی علمی خدمات کو بھی نمایاں طور پر پیش کیا گیا ہے۔ طب کے میدان میں ابن النفیس کے تعارف اور ان کی علمی خدمات کو اُجاگر کیا گیا ہے۔ اسی طرح سرجری کے آلات کے موجد مشہور مسلم طبیب الزہراوی کے تعارف اور ان کے نمایاں کارناموں پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے۔

فلکیات کے میدان میں مسلمانوں کی خدمات، ان کی مشاہداتی کاوشوں اور علمی تحقیقات کو بھی نمائش کا حصہ بنایا گیا ہے۔ ریاضی کے میدان میں الخوارزمی کے تعارف اور ان کی خدمات کے ذریعے الجبرا کی ترقی میں مسلمانوں کے کردار کو واضح کیا گیا ہے۔

مسلم خواتین کی علمی خدمات کو بھی خصوصی اہمیت دی گئی ہے۔ نمائش میں اسلامی تاریخ کے سنہری دور کی نامور مسلمان





خواتین کے تعارف اور ان کے علمی و عملی کارناموں کو پیش کیا گیا ہے، جس سے معلوم ہوتا ہے کہ علم و تحقیق کے میدان میں مسلمان خواتین نے بھی اہم کردار ادا کیا۔

ابن الہیثم کی علمی خدمات اور بصریات کے میدان میں ان کی تحقیقات کو بھی نمایاں کیا گیا ہے۔ ان کی تحقیقات نے کیمرے کی ایجاد اور جدید بصری علوم کی ترقی کی راہ ہموار کرنے میں بنیادی کردار ادا کیا۔ اسی طرح جابر بن حیان کی معروف کتاب ’’الخواص الکبیر‘‘ کا ایک نسخہ اور اس کا تعارف بھی نمائش میں شامل ہے۔

طب کے میدان میں ابن سینا کی معروف کتاب’’ کتاب الطب‘‘ کے قدیم نسخے کو بھی نمائش کی زینت بنایا گیا ہے۔ یہ نسخہ اس عظیم مسلم طبیب کی علمی خدمات اور طب کی تاریخ میں ان کے غیر معمولی مقام کی یاد دلاتا ہے۔

نمائش میں جدید دور کے ممتاز احمدی مسلمان سائنس دان ڈاکٹر عبدالسلام کا تعارف اور ان کے سائنسی کارنامے بھی پیش کیے گئے ہیں۔ ان کی سائنسی خدمات اس بات کا ثبوت ہیں کہ مسلمانوں کی علمی روایت جدید دور میں بھی جاری رہی ہے۔

اسلامی معاشی نظام کے حوالے سے زکوٰۃ کی اہمیت کو بھی اُجاگر کیا گیا ہے۔ اس حصے میں بتایا گیا ہے کہ اسلامی نظامِ معیشت میں زکوٰۃ نہ صرف عبادت ہے بلکہ معاشرے میں معاشی توازن، غربت کے خاتمے اور ضرورت مند افراد کی کفالت کا ایک مؤثر ذریعہ بھی ہے۔

ریویو آف ریلیجنز کا جنوری ۱۹۰۳ء کا قدیم شمارہ بھی نمائش کا حصہ ہے، جو اس تاریخی رسالے کی علمی اور تبلیغی خدمات کی ایک اہم یادگار ہے۔

نمائش کے ایک اہم حصے میں ذوالقرنین کے بارے میں قرآن کریم، تاریخ اور بائبل کی روشنی میں معلومات پیش کی گئی ہیں۔

اس کے قریب ہی یاجوج و ماجوج اور دجال کے تعارف اور ان کے بارے میں پائی جانے والی حقیقت کو بھی مختلف تاریخی اور مذہبی حوالوں کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔

نمائش میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فارسی النسل ہونے کا بھی ذکر کیا گیا ہے، جو آپؑ کے خاندانی پس منظر اور تاریخی نسبت کے حوالے سے ایک اہم پہلو ہے۔

یہ مشترکہ نمائش اس امر کی مؤثر عکاسی کرتی ہے کہ اسلام نے علم، تحقیق، سائنس، طب، ریاضی، فلکیات، انجینئرنگ اور معاشرتی فلاح کے میدانوں میں دنیا کی ترقی میں نمایاں کردار ادا کیا ہے۔ نمائش کے مختلف حصے، شاملین جلسہ کو اسلامی تاریخ کے علمی ورثے سے متعارف کراتے اور اس حقیقت کو اجاگر کرتے ہیں کہ مسلمانوں کی علمی خدمات عالمی تہذیب کی تشکیل میں ایک اہم اور ناقابلِ فراموش باب کی حیثیت رکھتی ہیں۔

جامعہ احمدیہ یوکے

جلسہ سالانہ یوکے ۲۰۲۶ء کے موقع پر جامعہ احمدیہ یوکے کی جانب سے بھی ایک معلوماتی اور تاریخی نمائش کا اہتمام کیا گیا ہے، جس میں جامعہ احمدیہ کے قیام، ارتقا اور اس کے بنیادی مقصد کو مختلف تاریخی اور بصری مواد کے ذریعے پیش کیا گیا ہے۔ یہ نمائش شاملینِ جلسہ کو اس اہم دینی تعلیمی ادارے کے تعارف اور اس کی خدمات سے آگاہ کرنے کا ایک مؤثر ذریعہ ہے۔

نمائش میں جامعہ احمدیہ کی تاریخ کے مختلف ادوار کو اُجاگر کیا گیا ہے اور بتایا گیا ہے کہ کس طرح یہ ادارہ اسلامی تعلیمات، قرآنِ کریم اور دینی علوم کی تدریس کے ساتھ ساتھ تبلیغِ اسلام کے لیے مبلغین اور مربیان کی تیاری میں اہم کردار ادا کر رہا ہے۔ جامعہ احمدیہ سے وابستہ مختلف تاریخی پہلوؤں اور اس کے تعلیمی نظام کو بھی مختصر مگر جامع انداز میں پیش کیا گیا ہے۔

اس نمائش کا ایک خصوصی حصہ مرہمِ عیسیٰؑ سے متعلق ہے۔ اس میں مرہمِ عیسیٰؑ کا تعارف اور اس کا نسخہ بھی زائرین کے لیے پیش کیا گیا ہے، جو اسلامی تاریخ، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی صلیب سے نجات اور حضرت مسیحِ موعود علیہ السلام کی تحریرات سے متعلق ایک اہم موضوع ہے۔ اس حصے کے ذریعے شاملینِ جلسہ کو اس تاریخی و علمی موضوع کے بارے میں مزید معلومات حاصل کرنے کا موقع ملتا ہے۔

جامعہ احمدیہ یوکے کی یہ نمائش نہ صرف ادارے کی تاریخ اور تعلیمی خدمات کو اُجاگر کرتی ہے بلکہ اس امر کی بھی عکاسی کرتی ہے کہ جماعت احمدیہ میں دینی تعلیم، تربیت اور





تبلیغ کے لیے منظّم ادارہ جاتی نظام قائم ہے۔ نمائش کے ذریعے جامعہ احمدیہ کے علمی و تربیتی کردار کو مؤثر انداز میں نمایاں کیا گیا ہے۔

انٹرنیشنل تعلیم القرآن اکیڈمی

جلسہ سالانہ یوکے میں انٹرنیشنل تعلیم القرآن اکیڈمی نے بھی نمائش کا انتظام کیا ہے۔ اس ادارے کا آغاز اکتوبر ۲۰۲۰ء میں حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہدایات پر کیا گیا۔ اس کا مقصد افرادِ جماعت کو قرآنِ کریم ناظرہ اور ترجمہ سیکھنے اور سکھانے کے لیے باقاعدہ کورسز اور اساتذہ کی صورت میں معاونت فراہم کرنا ہے۔

نمائش میں قرآنِ کریم سے متعلق آیاتِ قرآنی، احادیثِ نبویہ، حضرت مسیحِ موعود علیہ السلام اور خلفائے سلسلہ احمدیہ کے ارشادات و اقتباسات پیش کیے گئے ہیں۔

انٹرنیشنل تعلیم القرآن اکیڈمی، جسے ITQA کے نام سے بھی جانا جاتا ہے، دنیا بھر کے احمدی مسلمانوں کے لیے قرآنِ کریم سیکھنے اور سکھانے کا ایک آن لائن پلیٹ فارم فراہم کرتی ہے۔

اس اکیڈمی کے ذریعے مختلف عمر کے افراد اپنی ضرورت اور علمی سطح کے مطابق قرآنِ کریم کی تعلیم حاصل کر سکتے ہیں۔ ابتدائی طلبہ کے لیے ناظرہ قرآنِ کریم، جبکہ مزید ترقی کے خواہش مند افراد کے لیے ترجمہ، تفسیر اور قواعد کے کورسز بھی دستیاب ہیں۔ اکیڈمی کا مقصد صرف تلاوت کی درستگی بہتر بنانا نہیں بلکہ قرآنِ کریم کو سمجھنے اور اس کی تعلیمات سے گہرا تعلق پیدا کرنے میں بھی مدد فراہم کرنا ہے۔

اکیڈمی میں دنیا بھر سے طلبہ آن لائن رجسٹریشن کروا سکتے ہیں، جبکہ تربیت یافتہ اساتذہ کے ذریعے مختلف زبانوں میں تعلیم کا انتظام کیا جاتا ہے۔ طلبہ کی سہولت کے لیے مفت آن لائن مطالعاتی مواد بھی فراہم کیا جاتا ہے، جسے ذاتی مطالعہ اور مشق کے لیے استعمال کیا جا سکتا ہے۔

تعلیمی نظام میں امتحانات کا بھی اہتمام ہے، اور کامیاب طلبہ کو قابلیت کے سرٹیفکیٹس جاری کیے جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ قرآنِ کریم کی تعلیم دینے کے خواہش مند افراد کے لیے اساتذہ کی رجسٹریشن اور تربیت کا نظام بھی موجود ہے۔

یوں انٹرنیشنل تعلیم القرآن اکیڈمی جدید آن لائن سہولیات کو استعمال کرتے ہوئے قرآنِ کریم کی تعلیم کو دنیا بھر کے احمدی مسلمانوں تک پہنچانے کی ایک مؤثر اور قابلِ قدر کوشش ہے۔

رجسٹریشن اور مزید معلومات کے لیے ویب سائٹ ملاحظہ فرمائیں: www.itqa.org.uk



شعبہ امورِ خارجہ

جلسہ سالانہ یوکے کے بابرکت موقع پر شعبہ امورِ خارجہ کی جانب سے ایک اہم اور فکر انگیز نمائش کا اہتمام کیا گیا ہے، جس میں پاکستان میں احمدیوں کو درپیش مذہبی، قانونی اور معاشرتی مشکلات کو اُجاگر کیا گیا ہے۔ نمائش کا مقصد حاضرینِ جلسہ کو ان حالات سے آگاہ کرنا ہے جن کا سامنا احمدی مسلمان کئی دہائیوں سے اپنے مذہبی عقائد اور شناخت کی وجہ سے کر رہے ہیں۔

نمائش میں پاکستان کے آئینی اور قانونی نظام میں احمدیوں کے خلاف عائد پابندیوں کا تعارف پیش کیا گیا ہے۔ ۱۹۷۴ء کی دوسری آئینی ترمیم کے ذریعے احمدیوں کو آئینی طور پر غیر مسلم قرار دیا گیا، جبکہ ۱۹۸۴ء میں جنرل ضیاء الحق کے دور میں جاری کیے گئے آرڈیننس XX کے ذریعے احمدیوں کے مذہبی اظہار اور عبادت پر مزید سخت پابندیاں عائد ہوئیں۔ ان قوانین کے تحت احمدیوں کے لیے اپنے آپ کو مسلمان کہنا، اپنے مذہب کو اسلام کہنا، اپنی عبادت گاہ کو مسجد کہنا، اذان دینا اور اپنے مذہب کی تبلیغ کرنا قابلِ تعزیر بنا دیا گیا۔

نمائش میں لاہور میں ۲۸؍مئی ۲۰۱۰ء کو احمدیہ مساجد پر ہونے والے دہشت گرد حملوں میں شہید ہونے والے احمدیوں کی تصاویر بھی آویزاں کی گئی ہیں۔ یہ تصاویر اس المناک واقعہ کی یاد تازہ کرتی ہیں اور مذہبی انتہا پسندی کے انسانی المیے کو نمایاں کرتی ہیں۔

اس کے علاوہ مبارک ثانی صاحب اور شیراز احمد صاحب کی تصاویر اور ان کے خلاف قائم کیے گئے مقدمات کا تعارف بھی پیش کیا گیا ہے۔ ان واقعات کے ذریعے یہ دکھایا گیا ہے کہ احمدیوں کو نہ صرف مذہبی اظہار بلکہ قرآنِ کریم اور مذہبی مواد سے متعلق معاملات میں بھی قانونی کارروائیوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

مزید معلومات کے لیے

www.stopthepersecution.org

ویب سائٹ سے بھی استفادہ کیا جا سکتا ہے، جہاں پاکستان میں احمدیوں کو درپیش قانونی پابندیوں، مذہبی آزادی کی محدودیت، تشدّد، عبادت گاہوں اور قبروں کی بے حرمتی سمیت مختلف مسائل کے بارے میں تفصیلی معلومات اور رپورٹس فراہم کی گئی ہیں۔

(رپورٹ: احسان احمد۔ ٹیم الفضل انٹرنیشنل)

۶۰؍واں جلسہ سالانہ برطانیہ ۲۰۲۶ء

جلسہ سالانہ یوکے ۲۰۲۶ء پر دستیاب بعض نئی کتب کا تعارف





سیرت النبی ﷺ (۸ جلدوں کا سیٹ)

حضرت مصلح موعودؓ کی بیان فرمودہ سیرۃ النبیؐ کو آپؓ کی جملہ کتب، تحریرات، خطابات و خطبات سے اخذ کر کے یکجائی صورت میں مرتب کیا گیا ہے جو کہ آٹھ جلدوں میں شائع کی گئی ہے۔ پہلی چار جلدیں ۲۰۲۲ء میں شائع ہوچکی تھیں اب باقی جلدیں شائع ہوکر یہ ۸؍جلدوں کا سیٹ مکمل ہوگیا ہے۔ اس کتاب کی ایک خاصیت یہ بھی ہے کہ اس میں نہ صرف آنحضرت ﷺ کی سیرت کے مختلف پہلوؤں کو بیان کیا گیا ہے بلکہ سیرت کے حوالے سے ہونے والے اعتراضات کے جوابات بھی پیش کیے گئے ہیں۔ اس لحاظ سے یہ کتاب جماعت احمدیہ کے لٹریچر میں ایک تاریخی اور منفرد اضافہ ہے۔

روایات اصحاب احمدؑ (۵ جلدوں کا سیٹ)

روایات اصحاب احمدؑ کی یہ پانچ جلدیں اس لحاظ سے نہایت اہم ہیں کہ اس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ۱۲۷؍صحابہ کی روایات شائع کی گئی ہیں جن کا ماخذ رجسٹر روایات صحابہؓ ہیں جو ہاتھ سے لکھے گئے ۱۵؍جلدوں پر مشتمل رجسٹرز ہیں جو ابھی تک غیر مطبوعہ تھے۔ جماعت احمدیہ کے لیے بلاشبہ یہ غیر معمولی علمی خزانہ ہے جس سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور ان کے صحابہؓ کی سیرت و حالات پر کئی رنگ سے واقفیت حاصل ہوگی۔

خاندان مرہم عیسیٰؑ اور
سیرت حضرت حکیم محمد حسین صاحب مرہم عیسیٰؑ

اس کتاب میں حضرت حکیم محمد حسین صاحبؓ مرہم عیسیٰ صاحب کی سیرت و سوانح کو شائع کیا گیا ہے۔ اس خاندان میں تیس سے زائد افراد کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعویٰ کو قبول کرنے کی توفیق ملی جن کے ناموں کی فہرست کتاب کے صفحہ چالیس سے بیالیس تک درج کی گئی ہے۔ مصنف محمد آصف چغتائی صاحب چونکہ حضرت حکیم محمد حسین صاحبؓ کے پوتے ہیں اس لحاظ سے بعض خاندانی حالات جو پہلے غیر مطبوعہ تھے پہلی مرتبہ کتابی صورت میں شائع ہو رہے ہیں۔

سیرت و سوانح حیات
حضرت مولوی نعمت اللہ خان صاحب شہید

اس کتاب میں حضرت مولوی نعمت اللہ خان صاحب کی شہادت کی دردناک داستان تفصیل سے پیش کی گئی ہے۔ آپ کو ۳۱؍اگست ۱۹۲۴ء کے دن کابل کی سرزمین پر شہادت کا رتبہ حاصل ہوا جبکہ آپ کی عمر صرف ۳۴؍سال تھی۔ ۳۳۰؍صفحات پر مشتمل اس کتاب میں جہاں شہید کے خاندانی حالات اور المناک شہادت کا تذکرہ ہے وہیں جماعت احمدیہ کے لیے یہ ایک تاریخی دستاویز بھی ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ جیسے اسلام دورِ اول میں طریق حسنؓ و حسینؓ یعنی صلح و شہادت سے لوگوں تک پہنچا اسی طرح آخری زمانہ میں بھی اسلام کی ترقیات میں اہلبیت علیہم السلام کی یہ سنت جاری نظر آتی ہے۔

موجِ احمدیت۔
الحاج قریشی محمد حنیف قمر سائیکل سیاح کی ہزار داستان

قریشی محمد حنیف قمر (مرحوم) سائیکل سیاح کی سیرت و سوانح کو ان کے بیٹے قریشی محمد سعید صاحب نے تالیف کیا اور پوتے قریشی شاہد جمیل صاحب حال مقیم لندن اسے شائع کرنے کی توفیق پا رہے ہیں۔ جماعت احمدیہ کی پہلی صدی میں قریشی محمد حنیف صاحب اس لحاظ سے ایک معروف شخصیت تھے کہ انہوں نے سائیکل پر تقریباً ۵۵؍ہزار میل سے زائد تبلیغی اسفار کیے، آپ نے سائیکل پر تبلیغی پوسٹرز بھی آویزاں کیے ہوتے تھے جس کی بدولت بہت سے لوگ آپ کی طرف متوجہ ہوتے اور آپ کو تبلیغ کا موقع ملتا رہتا۔

اس کے علاوہ جلسہ سالانہ کے بُک سٹال میں درج ذیل نئی کتب بھی شامل ہیں۔

☆... تفسیر سروری ۵؍مجلد (سورۃ الاعراف آیت ۴۰؍تک) مصنفہ حضرت سید سرور شاہ صاحبؓ
☆... حیاتِ احمد ۶؍مجلد مصنفہ حضرت یعقوب علی عرفانی صاحبؓ، طبع جدید
☆... فلسطین سے کشمیر تک، طبع جدید
☆... رؤیا و کشوف سیدنا محمودؓ، طبع جدید
☆... تفسیر صغیر، طبع جدید
☆... انمول موتی

انگریزی تراجم میں درج ذیل کتب کا ترجمہ پہلی مرتبہ شائع ہوا ہے۔

☆... خطباتِ مسرور جلد اول
☆... بنیادی مسائل کے جوابات ۲؍مجلد (Answers to Everyday Issues)
☆... خطبہ الہامیہ (The Revealed Sermon)
☆... کراماتُ الصادقین (Miracles of the Truthful)
☆... نجم الہدیٰ (The Guiding Star)
☆... عرفانِ الٰہی (True Recognition of God)
☆... انقلابِ حقیقی (The True Revolution)
☆... صحیح بخاری جلد اول و دوئم (Sahih Al-Bukhari)

نوٹ: یہ مکمل فہرست نہیں ہے صرف منتخب کتب کا ذکر کیا گیا ہے تا کہ قارئین کو نئی آنے والی کتب کے بارے میں معلومات حاصل ہوسکیں۔

(رپورٹ: احسان احمد۔ ٹیم الفضل انٹرنیشنل)

☆...☆...☆

۶۰؍واں جلسہ سالانہ برطانیہ ۲۰۲۶ء

ہیومینٹی فرسٹ کی سرگرمیاں





گذشتہ برسوں کی طرح اس سال بھی جلسہ سالانہ یو کے نے ہیومینٹی فرسٹ یو کے کو اپنے انسانی ہمدردی کے منصوبوں کو متعارف کرانے اور دنیا بھر میں ضرورت مند افراد کی مدد کے لیے عوامی تعاون حاصل کرنے کا ایک مؤثر پلیٹ فارم فراہم کیا۔

ہیومینٹی فرسٹ یو کے کی جانب سے نمائشوں، غزہ آگاہی ڈسپلے، فوڈ سٹالز اور مرچنڈائز سٹالز کا اہتمام کیا گیا، جہاں آنے والے مہمانوں کو تنظیم کے مختلف منصوبوں، جن میں آفات سے متاثرہ افراد کی امداد، صحت، تعلیم اور واٹر فار لائف پروگرام شامل ہیں، کے بارے میں آگاہی فراہم کی گئی۔ ان سرگرمیوں کے ذریعے دنیا بھر میں جاری انسانی ہمدردی کے منصوبوں کے لیے مالی تعاون اور عوامی حمایت حاصل کرنے کی بھی کوشش کی گئی۔

خصوصی معلوماتی خیموں اور ڈسپلے کے ذریعے شرکاء کو غزہ سمیت مختلف بحرانوں سے متاثرہ علاقوں کے عوام کو درپیش مشکلات سے آگاہ کیا گیا اور بتایا گیا کہ وہ امدادی سرگرمیوں میں کس طرح اپنا کردار ادا کر سکتے ہیں۔

ہیومینٹی فرسٹ یو کے کی جانب سے غزہ میں ۱۴؍لاکھ لیٹر صاف پانی فراہم کیا گیا، جس سے ایک لاکھ سے زائد افراد مستفید ہوئے۔ اس کے علاوہ بے گھر ہونے والے خاندانوں میں اقوامِ متحدہ کے معیار کے مطابق تیار کردہ ۳۰۰؍خیمے اور غذائی امداد بھی تقسیم کی گئی۔

تنظیم نے بحران سے متاثرہ بچوں کے لیے عارضی تعلیمی مراکز بھی قائم کیے، جہاں انہیں عربی، انگریزی اور ریاضی سمیت مختلف مضامین کی تعلیم جاری رکھنے کا موقع فراہم کیا گیا۔

اس موقع پر ہیومینٹی فرسٹ کی جانب سے مختلف معلوماتی نشستوں کا بھی انعقاد کیا گیا، جن میں آفات سے نمٹنے کی تیاری، غذائی تحفظ اور ہنگامی حالات میں مؤثر مواصلات جیسے اہم موضوعات پر روشنی ڈالی گئی۔ ان نشستوں میں جلسہ سالانہ کے مہمانوں نے بھرپور دلچسپی کے ساتھ شرکت کی۔

(رپورٹ: آصف بلوچ، طیب احمد۔ نظامت رپورٹنگ جلسہ گاہ)

☆...☆...☆

بقیہ: معززین کے تہنیتی پیغامات......از صفحہ نمبر 17

کر کام کرنا چاہتے ہیں تا کہ دنیا کو ایک بہتر اور محفوظ جگہ بنایا جا سکے، جہاں کسی بھی شخص کو صرف اس لیے تکلیف برداشت کرنے پر مجبور نہ کیا جائے کہ وہ پُرامن طور پر اپنے مذہبی عقیدے پر عمل کر رہا ہے۔

مَیں نہایت عاجزی اور تشکر کے ساتھ آپ سے درخواست کرتی ہوں کہ ہمارے اسٹال پر تشریف لائیں اور ہماری آرٹیکل ۱۸؍پٹیشن پر اپنے دستخط کریں، جو جماعتِ احمدیہ کے لیے نہایت اہمیت رکھتی ہے۔

ہم سب سرظفراللہ خان صاحب (رضی اللہ عنہ) کو جانتے ہیں اور اُس عظیم کردار سے بھی واقف ہیں، جو انہوں نے اس مؤقف کے لیے ادا کیا کہ کسی بھی شخص کو اپنے ایمان کی وجہ سے ظلم وستم کا نشانہ نہیں بنایا جانا چاہیے۔

آج مجھے مدعو کرنے، میرے لیے محبّت اور خلوص کا اظہار کرنے اور میرا پُرتپاک استقبال کرنے پر آپ کا بہت شکریہ۔

☆...Rt Hon Jeremy Hunt MP (Former Chancellor of the Exchequer and MP for Godalming and Ash): مَیں جلسہ سالانہ ۲۰۲۶ء میں شامل ہونے والے تمام احباب کے لیے اپنی دلی اور پُرخلوص نیک تمناؤں کا اظہار کرنا چاہتا ہوں۔ سو (۱۰۰) سے زائد ممالک کی نمائندگی کے ساتھ، یہ جلسہ ایک سادہ مگر عظیم پیغام کے تحت منعقد ہو رہا ہے کہ محبّت سب کے لیے نفرت کسی سے نہیں۔

یہ امن اور مصالحت کا وہ عالمی پیغام ہے کہ جسے جماعتِ احمدیہ نے دنیا کے مختلف حصّوں میں ہمیشہ فروغ دیا ہے۔ آج کے اس دَور میں، جب دنیا بھر میں کشیدگی، تنازعات، جنگیں اور انسانی تکالیف جاری ہیں، اس پیغام کی ضرورت پہلے سے کہیں زیادہ بڑھ گئی ہے۔

ہم سب کو اس بنیادی پیغام کو یاد رکھنا چاہیے کہ محبّت سب کے لیے نفرت کسی سے نہیں۔ مَیں آپ سب کے لیے ایک نہایت کامیاب، بابرکت اور شاندار جلسہ سالانہ کے لیے اپنی دلی نیک خواہشات پیش کرتا ہوں۔

☆...Bobby Dean (MP for Carshalton and Wallington): مَیں سب سے پہلے اُن تمام رضاکاروں کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں کہ جن کی انتھک محنت، خلوص اور خدمت کے جذبے سے یہ عظیم اجتماع ممکن ہو رہا ہے۔ اگر یہی کام ملازمین کے ذریعے کروایا جائے تو اس پر بہت زیادہ اخراجات اُٹھیں گے۔ مجھے کیٹرنگ اور پروڈکشن لائن کا مشاہدہ کرنے کا موقع ملا، جہاں تیار کی جانے والی روٹی کی حیرت انگیز مقدار دیکھ کر مَیں بے حد متاثر ہوا۔ یہ تمام کام رضاکارانہ خدمت کے جذبے کے تحت انجام دیا جا رہا ہے اور اس کے لیے یہ تمام خدّام و رضاکار ہماری دلی تحسین اور تشکر کے مستحق ہیں۔

مَیں اس عظیم الشان اجتماع اور اس کے پیچھے کارفرما جذبہ خدمت سے بھی بہت متاثر ہوں۔ جلسہ سالانہ یقیناً ایمان کو مضبوط کرنے کا موقع ہے، لیکن یہ دوستی، خدمتِ خلق اور امن کے پیغام کا بھی مظہر ہے۔ یہ دنیا بھر سے آنے والے افراد کا ایسا اجتماع ہے، جہاں لوگ ایک مشترکہ عزم کے ساتھ جمع ہوتے ہیں، ایسا عزم جو برادری، ہمدردی اور باہمی سمجھ بوجھ کو فروغ دیتا ہے۔

آج کے اس دَور میں، جب دنیا بہت زیادہ تقسیم، اختلافات اور تنازعات کا شکار ہے، میرے خیال میں جلسہ سالانہ جیسے اجتماعات کی اہمیت پہلے سے کہیں زیادہ بڑھ گئی ہے۔

مَیں اس موقع پر جماعت احمدیہ کی عالمی ترقیاتی خدمات کو بھی خراجِ تحسین پیش کرنا چاہتا ہوں۔ پارلیمنٹ میں آنے سے قبل میرا شعبہ بین الاقوامی ترقی تھا، اور مجھے ہیومینٹی فرسٹ کی نمائش دیکھنے کا بھی موقع ملا۔ دنیا بھر میں آپ جو خدمات انجام دے رہے ہیں، وہ نہایت متاثر کن اور قابلِ ستائش ہیں۔

یہ خدمات آج کے دَور میں پہلے سے کہیں زیادہ ضروری ہیں۔ جماعت احمدیہ تعلیم، صحت، صاف پانی کی فراہمی اور قدرتی آفات کے دوران امداد جیسے بنیادی انسانی شعبوں میں نمایاں کردار ادا کر رہی ہے۔ یہ انسانیت کی بنیادی ضروریات ہیں، اور آپ جس جذبۂ خدمت، احترام اور خلوص کے ساتھ ان کاموں میں اپنا حصّہ ڈال رہے ہیں، وہ واقعی قابلِ قدر اور قابلِ تحسین ہے۔

آخر میں مَیں حضرت مرزا مسرور احمد صاحب (ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز) کی خدمتِ اقدس میں خراجِ تحسین پیش کرنا چاہتا ہوں، جو آپ امن کے پیغام کو دنیا بھر میں فروغ دے رہے ہیں۔

بہت سے مقررین پہلے ہی اس عظیم شعار محبّت سب کے لیے نفرت کسی سے نہیں کا ذکر کر چکے ہیں۔ لیکن جس دَور سے ہم اس وقت گزر رہے ہیں، اس میں اس شعار پر مضبوطی سے قائم رہنا آسان نہیں۔ آج دنیا میں بے شمار ناانصافیاں، بہت زیادہ تشدد اور نفرتیں موجود ہیں۔ ایسے حالات میں بھی اس بنیادی پیغام محبّت سب کے لیے نفرت کسی سے نہیں پر ثابت قدم رہنے کے لیے غیر معمولی حوصلے، عزم اور استقامت کی ضرورت ہے۔ اور مَیں انتہائی احترام کے ساتھ یہ بات ریکارڈ پر رکھنا چاہتا ہوں کہ آپ مشکل وقتوں میں بھی اس پیغام کو جاری رکھے ہوئے ہیں۔

☆...Greg Stafford MP (Secretary for the APPG for the Ahmadiyya Muslim Community): ساٹھویں جلسہ سالانہ میں یہاں موجود ہونا میرے لیے حقیقی خوشی کی بات ہے۔ اگرچہ ہم یہاں اپنے ہمسایہ رکنِ پارلیمنٹ اور عزیز دوست ڈیمن ہائنز کے حلقۂ انتخاب میں جمع ہیں، لیکن فارنہم کے رکنِ پارلیمنٹ اور جماعت احمدیہ کے لیے آل پارٹی پارلیمانی گروپ کے سیکرٹری کی حیثیت سے مجھے یہاں موجود ہونے کا اعزاز حاصل ہے۔

مجھے ٹِلفورڈ کی نمائندگی کرنے کا خاص اعزاز حاصل ہے، جو مبارک مسجد اور اسلام آباد مرکز کا گھر ہے، جہاں حضورِ اقدس جلوہ افروز ہیں۔ یہ ایسی بات ہے جس پر مجھے بے حد فخر ہے۔

گزشتہ کئی سالوں کے دوران مجھے کئی مرتبہ اسلام آباد آنے کا موقع ملا، اور ہر دَورہ میرے دل پر ایک ہی تاثر چھوڑتا ہے کہ غیر معمولی محبت وگرمجوشی، بہترین انتظام، اور ایک ایسی جماعت جو دوسروں کی خدمت کرنے کی حقیقی خواہش کے ساتھ متحد ہے۔

جماعتِ احمدیہ مسلمہ سے ملاقات کرنے والے ہر شخص کو یہ بات نمایاں طور پر محسوس ہوتی ہے کہ یہاں اقدار صرف زبان سے بیان نہیں کی جاتیں بلکہ عملی زندگی میں نظر آتی ہیں۔ یہ بات اُن پانچ الفاظ میں سمٹ جاتی ہے کہ محبّت سب کے لیے نفرت کسی سے نہیں۔

ہم روزانہ دیکھتے ہیں کہ یہ الفاظ کس طرح عمل میں ڈھلتے ہیں، ہیومینٹی فرسٹ کے کاموں کے ذریعے، عطیات جمع کرنے کی مہمات کے ذریعے، ضرورت مند افراد کی مدد کے ذریعے، بین المذاہب تعلقات کے فروغ کے ذریعے اور دنیا بھر میں رضاکاروں کی جانب سے انجام دی جانے والی بے شمار خاموش خدمات کے ذریعے۔

یہ ایسی جماعت ہے کہ جو صرف خدمت کے بارے میں بات نہیں کرتی بلکہ حقیقتاً خدمت کو اپنا شعار بناتی ہے۔

یہ مثال خاص طور پر اُس وقت بہت اہم ہے کہ جب دنیا میں بہت سے لوگ ہمیں تقسیم کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ جماعتِ احمدیہ مسلمہ مسلسل یہ ظاہر کر رہی ہے کہ حقیقی ایمان انسان میں ہمدردی، اچھے ہمسائے کا کردار اور مشترکہ بھلائی کے لیے عزم پیدا کرتا ہے۔

افسوس کے ساتھ ہمیں یہ تسلیم کرنا پڑتا ہے کہ دنیا کے کئی حصّوں میں احمدی مسلمان آج بھی ظلم وستم کا سامنا کر رہے ہیں۔ مرد، خواتین اور بچے صرف اس وجہ سے امتیازی سلوک، تشدد اور خوف کا شکار ہوتے ہیں کہ وہ پُرامن طور پر اپنے ایمان پر عمل کرنا چاہتے ہیں۔

ہم نے برطانیہ میں بھی کچھ انتہائی تشویش ناک واقعات دیکھے ہیں، جو ہمیں یاد دلاتے ہیں کہ مذہبی آزادی کو کبھی بھی یقینی سمجھ کر نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔

آل پارٹی پارلیمانی گروپ کے سیکرٹری کی حیثیت سے مَیں ان مسائل کو مسلسل وزارتِ خارجہ اور وزارتِ داخلہ کے وزراء کے سامنے اُٹھاتا رہوں گا، اور احمدی مسلمانوں بلکہ تمام مذاہب سے تعلق رکھنے والے یا کسی مذہب سے تعلق نہ رکھنے والے افراد کے اس حق کے لیے آواز بلند کرتا رہوں گا کہ وہ آزادی، تحفظ اور خوف کے بغیر اپنے عقائد پر عمل کر سکیں۔

مذہب یا عقیدے کی آزادی کوئی خصوصی رعایت نہیں بلکہ ایک بنیادی انسانی حق ہے۔

اور جو بات مجھے ہمیشہ جماعتِ احمدیہ مسلمہ کے طرزِ عمل سے متاثر کرتی ہے، وہ مشکلات کے باوجود آپ کا ردِعمل ہے۔ آپ تلخی کے بجائے وقار کے ساتھ جواب دیتے ہیں، غصے کے بجائے خدمت کے ذریعے جواب دیتے ہیں، اور تقسیم کے بجائے تعلقات اور پل تعمیر کرتے ہیں۔ یہ ہم سب کے لیے ایک سبق ہے۔

آخر مَیں حضرت مرزا مسرور احمد صاحب (ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز) کی قیادت کو خراجِ تحسین پیش کرنا چاہتا ہوں۔ آپ کی راہنمائی دنیا بھر میں لاکھوں لوگوں کو امن، ہمدردی اور انسانیت کی خدمت کی طرف راہنمائی فراہم کر رہی ہے۔

ہم اس بات پر بھی بے حد خوش قسمت ہیں کہ حضورِ اقدس کی رہائش گاہ برطانیہ میں ہے۔

☆...His Royal Majesty Alaiyeluwa Oba Kehinde Gbadebo Olugbenle (Olowu of Owu and Paramount Ruler of Egbaland, Ogun State, Nigeria): مَیں نائجیریا کی جانب سے اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ آپ سب کو سلام اور محبّت کا پیغام پیش کرتا ہوں۔

جلسہ سالانہ ۲۰۲۶ء کے اس موقع پر مَیں حضرت خلیفۃ المسیح اور دنیا بھر سے تشریف لانے والے تمام مندوبین کی خدمت میں اپنی دلی، گرمجوش اور خلوص پر مبنی مبارکباد اور نیک تمنائیں پیش کرتا ہوں۔

نائجیریا کے عوام کی جانب سے مَیں حضرتِ اقدس کا تہِ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں اور آپ کی بصیرت افروز قیادت کو خراجِ تحسین پیش کرتا ہوں، خصوصاً تعلیم کے فروغ کے لیے آپ کی مسلسل حمایت اور کاوشوں پر، جن کے نتیجے میں نائجیریا میں منارۃ یونیورسٹی اور ایلارُو میں مسرور انٹرنیشنل ٹیکنیکل کالج جیسے ادارے قائم ہوئے۔

یہ ادارے نائجیریا اور دنیا بھر میں انسانی سرمایہ کی ترقی، اعلیٰ معیار کی تعلیم اور آنے والی نسلوں کے بہتر مستقبل کی تعمیر میں بامعنی کردار ادا کر رہے ہیں۔

ہم حضرتِ اقدس کے اس شفقت پر بھی تہِ دل سے شکر گزار ہیں کہ جس کے تحت نائجیریا کا جلسہ سالانہ دوبارہ ایلارُو، اوگن اسٹیٹ، نائجیریا میں منعقد کرنے کی ہدایت فرمائی گئی۔ اس فیصلے نے نائجیریا میں جلسہ سالانہ کی اہمیت اور اثرات کو مزید مضبوط کیا ہے۔

نائجیریا کی جانب سے ہم جماعت احمدیہ اور دنیا بھر کے لوگوں کے درمیان قائم محبّت اور تعاون کے تعلق کو دل کی گہرائیوں سے سراہتے ہیں۔ ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ جماعت کے تمام قائدین اور افراد کو انسانیت کی خدمت، مقامی اور عالمی سطح پر خیر کے کاموں کے لیے ہمیشہ برکت عطا فرمائے۔ آپ سب کا بہت شکریہ۔

☆...Prof. Brett Scharffs (Director of the International Center for Law and Religion Studies): بین الاقوامی مرکز برائے قانون ومذہب کے مطالعہ (International Center for Law and Religion Studies) کا مشن یہ ہے کہ دنیا کے ہر مقام پر تمام لوگوں کے لیے مذہبی آزادی کی نعمت کو محفوظ بنایا جائے اور ہر انسان کے انسانی وقار کا احترام یقینی بنایا جائے۔ ہم گزشتہ بیس سال سے زائد عرصے سے بین الاقوامی انسانی حقوق کی برادری کے ساتھ کندھے سے کندھا ملا کر کام کر رہے ہیں۔

سرظفراللہ خان صاحب (رضی اللہ عنہ) پاکستان کے پہلے وزیرِ خارجہ تھے، وہ اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے صدر اور عالمی عدالتِ انصاف کے صدر بھی رہے۔ وہ انسانی حقوق کے عالمی منشور (Universal Declaration of Human Rights) کے معماروں میں سے ایک تھے۔

سرظفراللہ خان صاحب (رضی اللہ عنہ) اُس حق کو شامل کروانے کے لیے بھی سب سے زیادہ ذمہ دار شخصیت تھے،

جس کے تحت ہر شخص کو اپنا مذہب یا عقیدہ تبدیل کرنے کا حق حاصل ہے، اور یہ حق انسانی حقوق کے عالمی منشور کے آرٹیکل ۱۸؍ میں شامل کیا گیا۔

جنرل اسمبلی کے فلور پر ہونے والی ایک اہم بحث میں سعودی عرب کے نمائندے نے مؤقف اختیار کیا کہ اسلام میں ارتداد ایک سنگین گناہ ہے، اس لیے آرٹیکل ۱۸؍ میں مذہب تبدیل کرنے کے حق کو شامل نہیں کیا جانا چاہیے۔

سر ظفر اللہ خان صاحب (رضی اللہ عنہ) نے اس کے جواب میں دو دلائل پیش کیے۔ پہلا یہ کہ اگر کسی شخص کو مذہب تبدیل کرنے کا حق حاصل نہ ہو تو یہ کہنا منافقت ہو گی کہ اسے مذہب اختیار کرنے کی آزادی حاصل ہے۔ دوسرا یہ کہ انہوں نے نشاندہی کی کہ اسلام میں ارتداد سے بھی زیادہ سنگین گناہ منافقت ہے۔ کسی شخص کو ایسے ایمان کا اظہار کرنے پر مجبور کرنا جس پر وہ یقین نہیں رکھتا، دراصل اسے منافقت پر مجبور کرنا ہے۔

بالآخر سر ظفر اللہ خان صاحب (رضی اللہ عنہ) کا مؤقف کامیاب ہوا اور ۱۹۴۸ء میں اقوامِ متحدہ کے تمام رکن ممالک نے انسانی حقوق کے عالمی منشور کو متفقہ طور پر منظور کیا۔ اس میں مسلم اکثریتی ممالک بھی شامل تھے، اگرچہ چند ممالک، جن میں سوویت یونین، جنوبی افریقہ اور سعودی عرب شامل تھے، نے اس پر تحفظات کا اظہار کیا۔

یقیناً سر ظفر اللہ خان صاحب (رضی اللہ عنہ) جماعتِ احمدیہ مسلمہ سے تعلق رکھتے تھے۔ اگرچہ وہ بلاشبہ پاکستان کی تاریخ کے عظیم ترین بین الاقوامی سفارت کاروں میں سے ایک تھے، لیکن افسوس کہ ان کی یاد کو محدود کر دیا گیا، بلکہ تقریباً مٹا دیا گیا۔

صرف ایک سال قبل ہی جنوری ۲۰۲۵ء میں سر ظفر اللہ خان صاحب (رضی اللہ عنہ) کی یاد کو مٹانے کی اس کوشش کا ایک نیا باب سامنے آیا، جب رات کی تاریکی میں پاکستانی حکّام نے ڈسکہ میں واقع اُس مسجد کو منہدم کر دیا جو سر ظفر اللہ خان صاحب (رضی اللہ عنہ) نے تعمیر کروائی تھی۔

سر ظفر اللہ خان صاحب (رضی اللہ عنہ) مسجد کا مسمار کیا جانا پاکستان کی ریاست کے لیے شرمندگی اور رسوائی کا باعث ہے۔ یہ مذہبی امتیاز اور عدم برداشت کی آئینی پالیسیوں کے جاری اثرات کی ایک واضح علامت ہے۔

ایک ایسے عالم کی حیثیت سے جو انسانی وقار، انسانی حقوق اور مذہبی آزادی کے لیے کام کرنے کے لیے پُرعزم ہے، مَیں سر ظفر اللہ خان صاحب (رضی اللہ عنہ) کی یاد کو عزت و احترام کے ساتھ خراجِ تحسین پیش کرتا ہوں۔ مَیں اُن کوششوں کی مذمت کرتا ہوں کہ جن کے ذریعے سر ظفر اللہ خان صاحب (رضی اللہ عنہ) کی یاد کو اس مسجد کی تباہی کے ذریعے نقصان پہنچانے کی کوشش کی گئی، اور مَیں جماعتِ احمدیہ مسلمہ کے ساتھ مضبوطی سے کھڑا ہوں۔

☆…Stefanie Jansen (Mayor of Heidelberg,Germany): آپ کا بہت شکریہ کہ آپ نے مجھے مدعو کیا اور مجھے اپنے پہلے جلسہ سالانہ میں شرکت اور اس عظیم اجتماع کا تجربہ حاصل کرنے کا موقع دیا۔ اس اجتماع کو دیکھ کر مجھے صرف ہزاروں افراد نظر نہیں آ رہے، بلکہ مجھے ہزاروں ایسے دل نظر آ رہے ہیں جو مشترکہ ایمان، مشترکہ اقدار اور انسانیت کی خدمت کے عزم کے ذریعے ایک دوسرے سے جُڑے ہوئے ہیں۔

چاہے آپ یہاں اس اجتماع میں موجود ہیں یا دنیا بھر میں براہِ راست نشریات کے ذریعے دیکھ رہے ہیں، اس لمحے کے جذبے سے متاثر ہوئے بغیر رہنا مشکل ہے۔

خصوصاً آج کے اس دَور میں، جب ہم تنازعات، بے یقینی اور بڑھتی ہوئی تقسیم کے زمانے میں زندگی گزار رہے ہیں، یورپ اور بالخصوص میرے وطن جرمنی میں ہم ایسی قوتوں کا اُبھرنا دیکھ رہے ہیں جو لوگوں کو متحد کرنے کے بجائے تقسیم کرنے کی کوشش کرتی ہیں۔

ایسے اجتماعات ہمیں ایک ایسی حقیقت یاد دلاتے ہیں کہ جسے دنیا اکثر بھول جاتی ہے کہ ہمارے مختلف پسِ منظر کے باوجود ہم امن، احترام اور اتحاد کے ساتھ ایک دوسرے کے قریب آ سکتے ہیں۔

آج مَیں یہاں دو حیثیتوں سے موجود ہوں۔ پہلی حیثیت میں مَیں یورپی اتحاد برائے نسل پرستی کے خلاف شہروں (European Coalition of Cities against Racism) کی نمائندگی کر رہی ہوں، جو یورپ کے اُن شہروں کا ایک نیٹ ورک ہے کہ جو ہر انسان کے لیے مساوات، شمولیت اور احترام کے لیے کوشاں ہیں۔ دوسری حیثیت میں مَیں جنوبی جرمنی کے شہر ہائیڈل برگ کی میئر ہوں۔ میری اہم ذمہ داریوں میں سے دو یہ ہیں کہ ہر شخص کے انسانی حقوق کا تحفظ کیا جائے اور بین المذاہب مکالمے کو فروغ دیا جائے۔

گزشتہ پچاس سال سے زائد عرصے سے جماعت احمدیہ مسلمہ میرے شہر ہائیڈل برگ میں ان کوششوں کا ایک اہم حصّہ رہی ہے۔

آپ کی جماعت نے ہمیں دکھایا ہے کہ آپ کا شعار محبّت سب کے لیے نفرت کسی سے نہیں حقیقی معنوں میں کیا معنی رکھتا ہے۔ یہ صرف الفاظ کے ذریعے نہیں بلکہ دوسروں کی بے لوث خدمت کے ذریعے ظاہر ہوتا ہے۔

جیسا کہ آپ نے سنا، مجھے اپریل میں حضرت مرزا مسرور احمد صاحب (ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز) سے ذاتی ملاقات کا اعزاز حاصل ہوا، جس کا مجھ پر گہرا اثر ہوا۔ سب سے زیادہ جس چیز نے مجھے متاثر کیا، وہ یہ تھی کہ حضورِ اقدس کا یہ پختہ یقین ہے کہ امن کوئی محض ایک نظریاتی تصور نہیں، بلکہ ایک ذمہ داری ہے، جو ہم میں سے ہر ایک پر عائد ہوتی ہے۔

میرے نزدیک امن صرف بین الاقوامی مذاکرات یا عالمی کانفرنسوں کا نتیجہ نہیں ہوتا۔

ایک میئر کی حیثیت سے میرا پیغام آپ کے لیے یہ ہے کہ امن کا آغاز بہت قریب سے ہوتا ہے؛ ہمارے اپنے محلوں اور ہماری اپنی برادریوں سے۔ مہربانی کا ہر عمل ایک ایسی جگہ پیدا کرتا ہے کہ جہاں امن مزید مضبوط ہو سکتا ہے۔ یہی وہ کردار ہے جو جماعتِ احمدیہ مسلمہ میرے شہر میں ادا کر رہی ہے، اور یہی کردار آپ سب دنیا بھر میں اپنی اپنی برادریوں میں ادا کر رہے ہیں۔ لہٰذا آپ سب کا بہت شکریہ کہ آپ مضبوط، پُرامن اور زیادہ ہمدرد معاشروں کی تعمیر میں ہمارے ایک قابلِ قدر ساتھی ہیں۔

☆…Archbishop Angaelos OBE (Coptic Orthodox Archbishop of London): شکریہ، بہنو اور بھائیو۔ مَیں آپ سب کو ہمارے خداوند کے نام میں سلام پیش کرتا ہوں اور آپ سب کے لیے امن، فضل اور برکتوں کی دعا کرتا ہوں۔

مَیں آپ کے درمیان ایک دوست کی حیثیت سے حاضر ہوا ہوں۔ دسؔ سال سے زائد عرصہ قبل مجھے آپ کی جماعت سے متعارف ہونے کا موقع ملا، اور وہ وقت آپ کی جماعت کو قریب سے سمجھنے اور جاننے کے لیے ایک خوبصورت دریچہ ثابت ہوا۔ مجھے ماضی میں جلسہ سالانہ کے لیے ریکارڈ شدہ پیغامات پیش کرنے کا اعزاز بھی حاصل رہا ہے، اور یہ میرے لیے ایک عظیم سعادت اور خوشی کی بات ہے کہ اس سال آپ کے ساٹھویں جلسہ سالانہ کے موقع پر ذاتی طور پر آپ کے ساتھ شامل ہو رہا ہوں۔

مَیں ایک ایسی مسیحی کلیسا کی جانب سے حاضر ہوا ہوں کہ جو آپ کے تجربات کو سمجھتی ہے۔ ہماری کلیسا کی تعداد بھی تقریباً جماعتِ احمدیہ مسلمہ کے برابر ہے، اور ہم نے ماضی میں، اور بعض اوقات آج تک بھی، مذہبی بنیادوں پر ظلم وستم اور مشکلات کا سامنا کیا ہے۔ اس لیے ہم اس درد کو بھی سمجھتے ہیں اور اُس گواہی کو بھی جو ایسے حالات میں ایمان اور ثابت قدمی کے ذریعے سامنے آتی ہے۔

ہم جانتے ہیں کہ مذہبی آزادی کوئی ایسی نعمت نہیں کہ جو صرف بین الاقوامی معاہدوں یا سمجھوتوں کے ذریعے دی جائے، بلکہ یہ خدا کی طرف سے عطا کردہ ایک بنیادی حق ہے جو ہر انسان کے لیے ہے۔

اگرچہ آپ اور مَیں اس بات میں مختلف ہو سکتے ہیں کہ ہمارا حقیقی ایمان کیا ہے، لیکن ہم اس بنیادی حق کے تحفّظ کے لیے ایک ساتھ کھڑے ہیں کہ ہر انسان کو اپنے ایمان کو اختیار کرنے، اس ایمان کے مطابق زندگی گزارنے اور آزادی کے ساتھ اس پر عمل کرنے کا حق حاصل ہے۔

☆…Reverend Bernard Longley Archbishop of Birmingham: محترم دوستو! مجھے آج آپ کے درمیان، آپ کے دیگر معزز مہمانوں اور دوستوں کے ساتھ موجود ہونے پر بے حد خوشی اور مسرت ہے۔ مجھے یہ اعزاز حاصل ہے کہ میں روم میں قائم ویٹیکن کے شعبۂ بین المذاہب مکالمہ کی جانب سے آپ تک ایک پیغام پہنچاؤں۔

حضورِ اقدس حضرت مرزا مسرور احمد صاحب (ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز) اور جماعت احمدیہ مسلمہ کے محترم بھائیو اور بہنو! مَیں آپ کو اپنی روحانی قربت کا یقین دلاتا ہوں اور آپ کے سالانہ کنونشن کے موقع پر آپ کی خدمت میں اپنی دلی اور برادرانہ مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

جیسا کہ ہم سب جانتے ہیں، بین المذاہب مکالمہ اور ایک دوسرے کو بہتر طور پر سمجھنے کی کوشش، آج کی اس تیزی سے بدلتی ہوئی اور ٹیکنالوجی کے زیرِ اثر دنیا میں کوئی اختیاری عمل نہیں رہا، بلکہ ایک ناگزیر ضرورت بن چکا ہے۔ اگر ہم ایسا مستقبل تعمیر کرنا چاہتے ہیں جہاں حقیقی انسانی زندگی، وقار اور خیر و بھلائی کے ساتھ فروغ پا سکے تو ہمیں باہمی گفتگو اور تعاون کو اختیار کرنا ہوگا۔

کیتھولک کلیسا کی حیثیت سے ہم اُن تمام افراد کو، جو خلوصِ نیت کے ساتھ سچائی، نیکی اور خوبصورتی کی تلاش میں ہیں، اس روحانی سفر کے ساتھی سمجھتے ہیں۔ ہم انہیں ہر انسان کے وقار کے تحفظ اور خدا کی تخلیق کی نگہداشت کے لیے اپنے قیمتی رفقاء تصور کرتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ ہمیں درپیش مشترکہ چیلنجز کا گہرا ادراک ہمیں اس بات کی طرف متوجہ کرتا ہے کہ اس عظیم تخلیق کے، جس کا مالک قادرِ مطلق خدا ہے، نگہبان ہونے کی حیثیت سے ہماری ذمہ داریاں صرف ٹیکنالوجی کے اخلاقی پہلوؤں تک محدود نہیں۔ ہماری اصل اور سب سے بڑی ذمہ داری حقیقی انسانیت، انسانی وقار اور اُن اقدار کا تحفظ ہے کہ جو ہمیں ایک دوسرے سے جوڑتی ہیں۔ آج ہماری دنیا کو درپیش فیصلہ کن چیلنج صرف سائنسی یا تکنیکی نہیں، بلکہ اخلاقی اور روحانی بھی ہے۔

میری دلی دعا اور مخلصانہ خواہش ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ سب کو، آپ کے خاندانوں کو اور پوری انسانیت کو امن، سلامتی اور برکتوں سے نوازے۔

☆…Abdelhaq Sari MP(Member of Canadian Parliament for Bourassa): السّلام علیکم! میرے بھائیو اور بہنو! آج آپ کے سامنے کھڑا ہونا میرے لیے ایک گہرے اعزاز کی بات ہے۔ م:یں اپنے سامنے ایمان، عقیدت اور بھائی چارے کے ایک سمندر کو دیکھ رہا ہوں۔

ہر سال جماعتِ احمدیہ مسلمہ ہمیں ایک نہایت سادہ مگر انتہائی اہم حقیقت یاد دلاتی ہے کہ امن کوئی دُور کا خواب نہیں، بلکہ امن ہمارے درمیان ہی تعمیر ہوتا ہے۔ یہ ہر روز ہمارے اعمال، ہماری خدمت اور ہمارے باہمی تعلقات کے ذریعے مضبوط ہوتا ہے۔ آپ کا شعار کہ جسے میں انتہائی احترام کے ساتھ دُہراتا ہوں کہ محبّت سب کے لیے نفرت کسی سے نہیں۔

ایسی دنیا میں جہاں اختلافات بہت آسانی سے دراڑیں پیدا کر دیتے ہیں، یہ صرف الفاظ نہیں ہیں۔ یہ ایک عملی حقیقت ہیں۔ یہ سکولوں میں نظر آتے ہیں، خون کے عطیات کی مہمات میں نظر آتے ہیں، ضرورت مندوں کی مدد کے لیے بڑھے ہوئے ہاتھوں اور سب کے لیے کھلے دروازوں میں نظر آتے ہیں۔

جب مَیں آج آپ کو دیکھتا ہوں تو مجھے اپنے حلقۂ انتخاب بوراسا (Bourassa)، مونٹریال، کینیڈا کا خیال آتا ہے، جس کی نمائندگی کرنا میرے لیے باعثِ فخر ہے۔ مَیں کینیڈا کے دارالعوام میں ایک ایسے معاشرے کی نمائندگی کرتا ہوں کہ جہاں تنوع کوئی بوجھ نہیں بلکہ ہماری سب سے بڑی طاقت ہے۔

اور اس طاقت کے اہم ستونوں میں سے ایک آپ ہیں۔

جماعتِ احمدیہ مسلمہ اس طاقت کا ایک مضبوط ستون ہے۔

ایک رکنِ پارلیمنٹ کی حیثیت سے، مَیں آپ کے ساتھ کھڑے رہنے کا عہد کرتا ہوں، آپ کے اس حق کے دفاع کے لیے کہ آپ امن و آزادی کے ساتھ عبادت کر سکیں، مکمل عزت کے ساتھ زندگی گزار سکیں اور معاشرے میں اپنا مثبت کردار ادا کر سکیں، بغیر اس کے کہ کبھی آپ کو اپنی جگہ ثابت

کرنے یا اپنے وجود کا جواز پیش کرنے کی ضرورت محسوس ہو۔

☆**Dr Farid F.Saenong(Lecturer,… Indonesian International Islamic University)**: السلام علیکم، آپ سب کو خوش آمدید! آج اس عظیم الشّان جلسہ سالانہ ۲۰۲۶ء میں، اس خوبصورت مقام پر آپ سب کے درمیان موجود ہونا میرے لیے ایک گہرے اعزاز اور خوشی کی بات ہے۔

مَیں انڈونیشیا کی انٹرنیشنل اسلامک یونیورسٹی میں تدریس کے شعبے سے وابستہ ہوں اور جمہوریہ انڈونیشیا کے وزیرِ مذہبی امور کے خصوصی رابطہ کار مشیر کے طور پر بھی خدمات انجام دے رہا ہوں۔

اسلام صرف ایک نظریہ یا مقصد نہیں، بلکہ ایک مکمل طرزِ زندگی ہے۔ درحقیقت لفظ الاسلام اسی مادّہ سے نکلا ہے جس سے السّلام کا لفظ بنتا ہے، جس کے معنی امن کے ہیں۔ اسی لیے اسلام اپنے پیروکاروں کو تعلیم دیتا ہے کہ وہ تمام انسانوں کے ساتھ، خواہ اُن کا تعلق کسی بھی پس منظر یا عقیدے سے ہو، محبّت، انصاف اور رحم دلی کے ساتھ پیش آئیں۔

قرآنِ کریم ہمیں جہاں تک ممکن ہو امن قائم کرنے کی ترغیب دیتا ہے، اور ہمیں یہ بھی یاد دلاتا ہے کہ تمام انسان عزت و تکریم کے ساتھ پیدا کیے گئے ہیں۔

حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی ہمیں عفوّ و درگزر، صبر اور رحمت کا عظیم نمونہ پیش کرتی ہے، حتیٰ کہ اُن لوگوں کے ساتھ بھی کہ جو آپؐ کی مخالفت کرتے تھے۔ آپؐ کی سیرت ہمیں سکھاتی ہے کہ حقیقی طاقت تنازعات کو حکمت، برداشت اور احترام کے ذریعے حل کرنے میں ہے۔

۲۰۲۴ء کے اختتام پر اپنی ذمہ داری سنبھالنے کے بعد، جمہوریہ انڈونیشیا کے وزیرِ مذہبی امور جناب نصرالدین عمر صاحب نے وزارت کے اہم پروگراموں میں سے ایک کے طور پر محبّت کے نصاب کو نمایاں طور پر متعارف کروایا ہے۔ بعض افراد یہ سمجھتے ہیں کہ یہ صرف سکولوں اور مدارس کے تعلیمی مواد تک محدود ہے، لیکن حقیقت میں اس کا دائرہ اس سے کہیں وسیع ہے۔ محبّت کا یہ تصور دنیا بھر کے انسانوں کے درمیان امن، احترام اور باہمی محبت کے قیام کے لیے ایک مضبوط بنیاد فراہم کرسکتا ہے۔

ماضی کے کسی بھی تکلیف دہ تجربے پر میں اپنی گہری ہمدردی اور احساسات کا اظہار کرتا ہوں۔ لیکن ہمیں مضبوط یقین رکھنا چاہیے کہ ہمارے لیے ایک بہتر اور روشن مستقبل موجود ہے، ایسا مستقبل جہاں تمام انسان امن کے ساتھ زندگی گزار سکیں، خصوصاً مختلف عقائد سے تعلق رکھنے والے افراد، جن میں انڈونیشیا اور دنیا بھر کے ہمارے احمدی مسلمان بھائی اور بہنیں بھی شامل ہیں۔

ایک عالمی برادری کے ارکان کی حیثیت سے ہم سب کی مشترکہ ذمہ داری ہے کہ ہم ایک دوسرے کو سمجھنے کی کوشش کریں، نفرت کو ردّ کریں اور لوگوں کے درمیان محبت اور اتحاد کے پُل تعمیر کریں۔ احترام، معافی اور ہمدردی کو اپنی زندگیوں کا حصّہ بنا کر ہم ایک زیادہ پُرامن اور ہم آہنگ دنیا کے قیام میں اپنا کردار ادا کر سکتے ہیں۔

(قمر احمد ظفر۔ نمائندہ الفضل انٹرنیشنل)



امیر المومنین سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
جلسہ سالانہ یوکے ۲۰۲۶ء کے دوسرے روز مستورات سے خطاب فرماتے ہوئے

۶۰واں جلسہ سالانہ برطانیہ ۲۰۲۶ء

تیسرے دن کی رپورٹ۔جلسہ گاہ مستورات

جلسہ سالانہ کے تیسرے اور آخری دن جہاں ہر دل اس بات پر پُر جوش ہوتا ہے کہ آج وہ اپنے پیارے امام کے ہاتھ پر بیعت کرے گا وہاں جلسہ کے اختتام کے وجہ سے اداسی کا ایک فطرتی جذبہ بھی شامل حال رہتا ہے۔ اس دن کا آغاز بھی نمازِ تہجد اور فجر سے ہوا۔ اپنے پیارے آقا کی اقتدا میں نمازِ فجر ادا کرنے کے لیے حدیقۃ المہدی اور قرب و جوار سے مستورات جوق در جوق حاضر ہوئیں۔

صبح دس بجے مردانہ جلسہ گاہ سے نشر ہونے والی کارروائی سننے کے لیے مستورات اور بچے تیار ہو کر پنڈال میں آتے گئے۔ ہر یک خوشگوار موسم سے لطف اندوز ہوتے ہوئے میدان میں آویزاں بڑی سکرین پر کھلے آسمان تلے زمین پر چادریں بچھائے کارروائی میں شامل ایمان افروز تقاریر سے مستفید ہوتا نظر آرہا تھا۔ پروگرام کے اختتام پر ساڑھے بارہ بجے کے بعد عالمی بیعت کی تیاری کا آغاز ہوا۔

عالمی بیعت کی پُر وقار، روحانیت اور جذبات سے بھرپور تقریب سے قبل تمام مستورات اور بچے اضطراب اور عشق سے بھرپور نظم و ضبط کی حسین تصویر پیش کرتے ہوئے خاموشی سے زیرِلب دعاؤں اور ذکرِ الٰہی میں محو امام وقت کے ہاتھ پر بیعت کرنے کے منتظر رہے۔

حضور پُرنور پنڈال میں تشریف لانے کے بعد بیعت لینے کے لیے مختص کی گئی جگہ پر براجمان ہوئے اور بیعت کے الفاظ دہرائے جس سے تمام فضا عالمی بیعت کے الفاظ سے گونج اٹھی۔ حضور انور کے پیچھے یک زبان ہو کر بیعت کے الفاظ دہرانے کا منظر اس الٰہی جماعت کی اِکائی کا منہ بولتا ثبوت تھا۔ عالمی بیعت کے بعد حضور انور کی پُرسوز اجتماعی دعا کے وقت ہر آنکھ اشک بار تھی۔

یہ بات قابلِ ذکر ہے کہ امسال گرین ایریا میں جلسہ کی کارکنات کے لیے بیعت لینے کے لیے ایک حصہ خاص کیا





گیا تھا۔ بیعت کی تقریب کے بعد ظہر اور عصر کی نمازیں ادا کی گئیں۔

جلسہ سالانہ کے آخری اجلاس کا آغاز تلاوتِ کلام پاک سے ہوا۔ پیارے آقا کے اختتامی خطاب کے دوران کثیر تعداد میں مستورات اور بچے مستورات مین مارکی اور ماں بچہ مارکیوں کے علاوہ کھلے میدان میں بیٹھے پیارے آقا کے خطاب کو غور سے سن رہے تھے۔ شائد ہی دنیا میں کوئی ایسی مثال ہو کہ دنیاوی دلچسپیوں اور اغراض سے دور ہو کر لوگ صرف اس لیے اکٹھے ہوئے ہوں کہ ان کا پیارا خلیفہ ان کو ہدایت کی طرف بلا رہا ہے۔

جلسہ کے تیسرے دن دنیا بھر کے مختلف ممالک سے آئی ہوئی مستورات اس روحانی مائدہ سے مستفید ہوئیں۔

(رپورٹ: شعبہ رپورٹنگ مستورات جلسہ گاہ)

Al-Fazl daily International, London
Tahir House - 22 Deer Park Rd, London SW19 3TL ISSN: 1352 9587 Tel: +44 20 8544 7603 Fax: +44 20 8544 7611 +44 7566 234466
Vol 33 | Sunday 26 July 2026 | Jalsa-Special No 3

معززین کے تہنیتی پیغامات و تاثرات

۶۰ویں جلسہ سالانہ برطانیہ ۲۰۲۶ء کے موقع پر دوسرے روز تیسرے اجلاس سے قبل معززین کے پیغامات

دوسرے روز کا دوسرا اجلاس

مورخہ ۲۵؍جولائی ۲۰۲۶ء بروز ہفتہ، جلسہ سالانہ برطانیہ کے دوسرے روز کے دوسرے اجلاس سے قبل مکرم رفیق احمد حیات صاحب، امیر جماعت احمدیہ برطانیہ کی زیرِ صدارت ایک مختصر نشست منعقد ہوئی، جس میں جلسہ سالانہ کے اس بابرکت موقع پر مختلف معززین کی جانب سے موصول ہونے والے تہنیتی پیغامات اور تاثرات پیش کیے گئے۔

سب سے پہلے مکرم امیر صاحب نے افتتاحی کلمات میں فرمایا کہ جیسا کہ آپ جانتے ہیں، ہر سال ہفتہ اور اتوار کے روز ہم ایک نہایت خصوصی نشست کا اہتمام کرتے ہیں، جس میں جلسہ سالانہ میں شرکت کرنے والی ممتاز اور معزز شخصیات اپنے تاثرات اور پیغامات پیش کرتی ہیں۔ الحمد للہ، اس سال بھی ہمارے درمیان کئی معزز مہمان موجود ہیں، اور ان شاء اللہ ہم چند ہی لمحوں میں ان کے خیالات سے مستفید ہوں گے۔

تاہم اس بابرکت نشست کا آغاز تلاوتِ قرآنِ کریم سے کیا جائے گا۔

لہٰذا اس نشست کا باقاعدہ آغاز تلاوتِ قرآنِ کریم سے ہوا، جس کی سعادت مکرم فہیم ظفراللہ صاحب کو حاصل ہوئی۔

اس کے بعد اُنیس معززین کے تہنیتی پیغامات پیش کیے گئے۔ ان میں سے ۹؍ معززین کے ویڈیو پیغامات جلسہ گاہ میں نصب بڑی سکرین پر حاضرین کو دکھایا اور سنایا گیا۔ جبکہ دیگر دس معزز مہمانوں کو حاضرینِ جلسہ سے براہِ راست مختصر خطاب کرنے کا بھی موقع ملا۔

جن احباب و خواتین کے ویڈیو پیغامات پیش کیے گئے یا جنہیں براہِ راست خطاب کرنے کا موقع میسر آیا، ان کی تفصیل بالترتیب درج ذیل ہے۔

Reverend and Rt Hon Lord Wallace OBE (House of Lords),
Ross Garrod (Leader of Merton Borough Council),
Frances Hume (Director, Interfaith Scotland),
Emily Darlington MP (MP for Milton Keynes Central),
Cllr Robert Aldridge (Rt Hon Lord Provost of Edinburgh),
Hon Koigi Wa Wamwere (Former Deputy Minister Ministry of Information and Communication – Kenya),
Revd Gareth Jones (Co-Chair– Edinburgh Interfaith Association & Board Member for Interfaith Scotland),
Rev Fergus Cook (Minister at Blackhall St Columba›s Parish Church– Edinburgh)
Dr Caroline Hull (Director, Aid to the Church in Need),
Rt Hon Jeremy Hunt MP (Former Chancellor of the Exchequer and MP for Godalming and Ash),
Bobby Dean MP (MP for Carshalton and Wallington),
Greg Stafford MP (Secretary for the APPG for the Ahmadiyya Muslim Community),
His Royal Majesty Alaiyeluwa Oba Kehinde Gbadebo Olugbenle (Olowu of Owu and Paramount Ruler of Egbaland Ogun State, Nigeria),
Prof. Brett Scharffs (Director of the International Center for Law and Religion Studies),
Stefanie Jansen (Mayor of Heidelberg, Germany),
Archbishop Angaelos OBE (Coptic Orthodox Archbishop of London),
Reverend Bernard Longley (Archbishop of Birmingham),
Abdelhaq Sari MP (Member of Canadian Parliament for Bourassa),
Dr Farid F. Saenong (Lecturer, Indonesian International Islamic University)

امیر صاحب نے ہر معزز مہمان کے پیغام پیش کیے جانے سے قبل ان کا مختصر تعارف کروایا اور جماعت احمدیہ کے ساتھ ان کے خصوصی تعلق کا بھی ذکر فرمایا۔ ذیل میں ان معززین کے تہنیتی پیغامات اور تاثرات میں سے بعض کا انتخاب اختصار کے ساتھ پیشِ خدمت ہے۔

☆**Reverend and Rt Hon Lord Wallace OBE (House of Lords)**: مَیں ایوانِ پارلیمنٹ کی جانب سے جماعتِ احمدیہ کے تمام دوستوں اور حضرت مرزا مسرور احمد صاحب (ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز) کی خدمت میں دلی سلام اور نیک تمنائیں پیش کرتا ہوں۔ مَیں عالمی سطح پر آپ کی گراں قدر خدمات پر بھی اظہارِ تشکر کرنا چاہتا ہوں، بالخصوص مذہب اور عقیدے کی آزادی کے حق کے فروغ کے لیے آپ کی مسلسل کاوشوں اور قائدانہ کردار کو قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہوں۔

☆**Ross Garrod (Leader of Merton Borough Council)**: مَیں حضرت مرزا مسرور احمد صاحب (ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز) کی عظیم قیادت کو خراجِ تحسین پیش کرتا ہوں اور امن و انصاف کے قیام کے لیے آپ کی انتھک جدوجہد اور مسلسل کاوشوں کو سراہتا ہوں۔

☆**Frances Hume (Director, Interfaith Scotland)**: جماعتِ احمدیہ مسلمہ عرصہ دراز سے بین المذاہب اور بین الثقافتی مکالمے کے فروغ، ہر پسِ منظر سے تعلق رکھنے والے افراد کے خیر مقدم اور معاشرے کی مشترکہ بھلائی کے لیے باہمی تعاون کی حوصلہ افزائی میں نہایت گراں قدر کردار ادا کرتی چلی آرہی ہے۔

☆**Emily Darlington (MP for Milton Keynes Central)**: مختلف پسِ منظر اور عقائد سے تعلق رکھنے والے افراد کے درمیان محبت، افہام وتفہیم اور باہمی احترام کے پل تعمیر کرکے آپ اُن مضبوط رشتوں کو فروغ دے رہے ہیں جو ہم سب کو ایک دوسرے کے ساتھ متحد کرتے ہیں۔ مَیں حضورِ اقدس اور تمام حاضرینِ جلسہ کے لیے ایک نہایت کامیاب، بابرکت اور روحانی بصیرت سے بھرپور جلسہ کی دلی نیک تمناؤں کا اظہار کرتی ہوں۔

☆**Robert Aldridge (Rt Hon Lord Provost of Edinburgh)**: شہر ایڈنبرا کی نمائندگی کرتے ہوئے، مَیں سب سے پہلے یہاں ایڈنبرا میں موجود جماعت احمدیہ کا، اور پھر دنیا بھر میں پھیلی ہوئی جماعت احمدیہ کا دلی شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں کہ آپ انسانیت کی خدمت اور معاشرے کی بہتری کے لیے جو عظیم کام انجام دے رہے ہیں، وہ نہایت قابلِ قدر اور قابلِ ستائش ہے۔

☆**Hon Koigi Wa Wamwere (Former Deputy Minister, Ministry of Information and Communication– Kenya)**: اس جلسہ کے انعقاد کے لیے آپ کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں، جس میں عصرِ حاضر کے نہایت اہم موضوعات، یعنی امن اور انصاف پر گفتگو کی جارہی ہے کیونکہ امن اور انصاف کے بغیر دنیا کا قائم رہنا ممکن نہیں۔

☆**Revd Gareth Jones (Co-Chair – Edinburgh Interfaith Association & Board Member for Interfaith Scotland)**: مَیں آپ کا اس بات پر بھی شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں کہ آپ اپنے مقامی علاقوں اور معاشروں میں فراخ دلی اور جذبۂ خدمت کے ساتھ خدمات انجام دینا قابلِ تحسین ہے۔

☆**Rev Fergus Cook (Minister at Blackhall St Columba›s Parish Church – Edinburgh)**: آپ کا دیرینہ عزم محبّت سب کے لیے نفرت کسی سے نہیں کے اصول پر ہمیشہ قائم رہنا، اُن اعلیٰ اقدار کی ایک مؤثر یاد دہانی ہے کہ جو ہماری تمام برادریوں اور پوری دنیا کے لیے اُمید کا پیغام بن سکتی ہیں۔

☆**Dr Caroline Hull (Director, Aid to the Church in Need)**: آج مَیں یہاں آپ کے ساتھ اُس درد اور بوجھ کو بیان کرنے کے لیے موجود ہوں، جو ایک ایسے شخص کو برداشت کرنا پڑتا ہے، جسے اپنے عقیدے کی وجہ سے ظلم وستم کا سامنا کرنا پڑے۔ مَیں آپ سے ایک کیتھولک عیسائی کی حیثیت سے مخاطب ہوں، جو دنیا کے سب سے بڑے مذہبی گروہوں میں سے ایک ہے۔ لیکن دنیا بھر میں بہت سے عیسائی بھی اپنے ایمان کی وجہ سے ظلم وستم کا شکار ہیں، اور مَیں جانتی ہوں کہ جماعت احمدیہ کو بھی شدید مشکلات اور تکالیف کا سامنا ہے۔

مَیں پاکستان جا چکی ہوں اور مَیں نے وہاں کے حالات اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کیے ہیں۔ مَیں دیگر ممالک میں بھی گئی ہوں، جہاں مذہبی اقلیتیں مشکلات اور تکالیف کا سامنا کر رہی ہیں۔

لہٰذا مَیں چاہتی ہوں کہ آپ جانیں کہ مَیں اور میری برادری آپ کے ساتھ کھڑے ہیں۔ ہم جماعتِ احمدیہ کے ساتھ کھڑے ہیں۔ ہم آپ کے ساتھ مل ......باقی صفحہ 14پر......

نائب مدیر: حنیف احمد محمود | مضامین و آرا کے لیے: info@alfazl.com | www.alfazl.com | مینیجر: طاہر مہدی امتیاز احمد | خریداری و اشتہارات کے لیے: manager@alfazl.com